



الثُّرْيَّشْت

جلد نمبر ۳۰، شمارہ نمبر: ۳۰

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

ختم نبووۃ

ہفت روزہ

میڈیا جنریشنز
کام فاؤنڈری
لارن کا
نظامیں



علیم کام معاشری

جوہنی (مزاق ادبیان) کی بڑی بھیاریاں

سیٹلائٹ کے ذریعہ قادریانیت کی ارتداوی تبلیغ مذہب کے نام پر سب سے بڑا دھوکہ

قادیانی گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی کہلاتا ہے) سیٹلائٹ کے ذریعہ "مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ" کے نام سے ٹیلی ویژن پر دنیا بھر میں اسلام کے موضوع پر مختلف زبانوں میں پروگرام نشر کر رہا ہے۔ پروگرام کے آغاز پر خانہ کعبہ اور مسجد حرام کے دو مینارے اور اس کے درمیان جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کی تصویر دکھائی جاتی ہے۔ یوں مسلمانوں کو یہ باور کرایا جاتا ہے کہ یہ پروگرام ایک صحیح اور خالص اسلامی پروگرام ہے اور یہ کہ قادریانیت دراصل اسلام کا ایک حصہ ہے۔ حالانکہ اب یہ حقیقت کھل چکی ہے کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ جس کی بناء پر امت مسلمہ نے مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو کافر، مرتد اور زندیق قرار دیا اور آج تک امت مسلمہ، قادریانی گروہ کو کافروں مرتد تصور کرتی ہے۔

قادیانی گروہ کا "مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ" کے نام سے ٹیلی ویژن پر نشریات جاری کرنا، مذہب کے نام پر سب سے بڑا دھوکہ اور فراڈ ہے۔

اس لئے ہم پوری دنیا کے مسلمانوں کو اس اشتہار کے ذریعہ خبردار کرنا چاہتے ہیں کہ قادریانیت کے دھوکہ میں نہ آئیں۔

یہاں یہ واضح کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ رابطہ عالم اسلامی نے اپنے ایک اجلاس منعقدہ اپریل ۱۹۷۳ء مکمل کرمدہ اور حکومت پاکستان نے ۱۹۷۴ء میں قادریانیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔

قادیانی مذہب کیا ہے؟ ان کے عقائد و عزائم کیا ہیں؟ اور یہ کس طرح مسلمانوں کو اسلام کے نام پر دھوکہ دیتے ہیں، یہ جانے کے لئے ہمارے لڑپچر کا مطالعہ کریں اور ہمارے مرکزوں و فاقات سے رابطہ کریں۔

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری بلاغ روڈ

ملتان، پاکستان۔

فون۔ ۰۶۱-۳۰۹۷۸

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت

35 STOCKWELL GREEN

LONDON SW9 9HZ U.K

PH : 0171-737-8199

۰۶۱-۲۲۲۲۲۸ FAX : 0171-978-9067



عَلَيْهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ جَمِيعُ الْجَنَانِ

کرامی نبیوں کا ترجمان

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۳ ● شمارہ نمبر ۲ ● تاریخ ۲۷ ربیع المرجب ۱۴۱۵ھ ● بیانی ۲۷ ربیع المرجب ۱۴۱۵ھ ● سپتامبر ۱۹۹۴ء

اس شمارے میں

- ۱۔ اواریہ
- ۲۔ ختم نبوت اور قیامت
- ۳۔ مسلمان اپنی اصلاح کیسے کریں؟
- ۴۔ علم دریغہ معاش ہا۔
- ۵۔ کاروائی ختم نبوت
- ۶۔ قاریانی ملک دلت دلوں کے غداریں
- ۷۔ اخبار ختم نبوت
- ۸۔ جھوٹے نبی (مرزا قادیانی) کی بڑی بشاریاں
- ۹۔ عظیفہ خاتم مسید نما معرفتاروں
- ۱۰۔ آپ کے مسائل

حضرت لاہاڑا خواجہ عان محمد زید مجید

حضرت مولانا محمد عزیز سلف لدھیانوی

میر سعید

میر احمد صنہ باہا

جان احمد صنہ

مولانا حسن الرحمن پاندھی

مولانا حسن عبد الرحمن رضا اسکدر

مولانا اللہ رسولی • مولانا مختار احمد علی

مولانا محمد جسیل خان • مولانا سید احمد علی پارسی

میر احمد

حسن احمد حسین

محمد احمد شیرازی

محمد انور رضا

قاویلی سعید

مشت علی حبیب احمد و دیکٹ

میر احمد

خوشی محمد انصاری

وابیلہ ڈم

جاح سید یا ب احمد (رس) پرانی نماش
ایم اے جاح روزہ کرامی فون 7780337

میرزا رضا

صورتی روزہ نماش فون نمبر 40978

ہر دن ملک چہہ

امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریا۔ ۴۰ روزاں
عرب اور افریقہ ۲۰ روزاں
تحویل عرب امارات و اولیہ ۱۵ روزاں
پکستان اور اندھیہ کشمیر ۱۰ روزاں
آفیڈی ویکھ کوئی ۱۰ دن برائی اکاؤنٹ فری پر
کرامی ایکان ارسال کریں

اندرون ملک چہہ

سالانہ ۵۰ روپے
شماہی ۲۵ روپے
سماں ۲۵ روپے
پی پی ۲۵ روپے

.....
LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

.....
.....
.....

مکتبہ: نگہداشتہ صنہ باہا ● ملک: ۱۰ ملک ● ادارہ: ۱۰ ادارہ ● ناشر: ۱۰ ناشر ● میرزا رضا کرامی کرامی



کراچی بچاؤ ریلی لمحہ فکریہ

"کراچی (الٹاف روپورٹ) ملک کے سب سے بڑے شہروں پاکستان کی اقتصادی اور تجارتی شہرگز کراچی میں قتل و غارت گردی اور امن و مان کی ہوگئی ہوئی صورت حال کے خلاف ملک بھر کے عوام کا انتہائی ضرر بیدار کرنے کے لئے اور کراچی شہر کو بہتر سے امن کا گواہ بنانے کے لئے بندہ ۳ مرد سبیری صبح میر ظیل الرحمن سوسائٹی کے تحت مزار قائد اعلیٰ عظیم الشان "کراچی بچاؤ ریلی" منعقد ہوئی۔ جس میں نوجوانوں، بچوں، بوڑھوں، طالب علموں، "مورتوں" اسکاؤنس، گرل گاہیز اور مخدود افراد بھی بڑی تعداد میں شاہل تھے۔ اس ریلی کی قیادت کراچی اور ملک بھر سے آئے ہوئے ممتاز قلم کاروں، صحافیوں، نامور قوی اہمروز، قلم اور فلی وی کے مقابل فن کاروں، عوامی گروکاروں اور وہیں جمیز پر مخدود افراد نے کی۔"

اس صفحہ اول پر دو سری خبریں طبع ہے کہ :

"عوਸ البلاد کراچی میں دہشت گردی، قتل و غارت گردی کے خلاف میر ظیل الرحمن سوسائٹی کے زیر انتظام نکالی جاتے والی "کراچی بچاؤ ریلی" کے اختتام پر دانشوروں، اہل قلم، کھلاڑیوں، فن کاروں، صحافیوں اور کالم نگاروں نے وزیر اعلیٰ سندھ کے لئے "مد نامہ کراچی" پیش کیا۔"

مد نامہ کراچی کا متن درج ذیل ہے :

"ہم ملک کے دانشوروں، اہل قلم، تاجر، صنعت کار، کھلاڑی، قلم، فلی وی آرٹس، مصور، قانون و ان، سماجی مخصوصیتیں، صحافی، کالم نگار، روشنیوں کے شر کراچی، ہائی پاکستان کی جائے پیدائش اور آخری آرام گاہ کا امزاز رکھنے والے شر کراچی، ایک کروڑ سے زائد ہم وطنوں کی رہائش گاہ شر کراچی، ڈمن منز کے سب سے بڑے صنعتی اور تجارتی مرکز کراچی، پاکستان کے لئے قربانیاں دینے والوں کی اولادوں کے شر کراچی، بر صیریں باب الاسلام سندھ کے دارالحکومت کراچی، ملک بھر سے معاش کی آرزو میں آئے والے نوجوانوں کی پناہ گاہ کراچی میں کمی بر سے مسلسل رونما ہوئے والے حالات پھر دل گرفتہ ہیں۔ عوں البلاد میں دہشت گردی، قتل و غارت گردی کی خبروں نے ہمیں دلکھی کر رکھا ہے۔ اس تدریجی دہشت و بربریت کے ہر روز آئندہ دس انسانوں کی ہلاکت ایک معمول ہن گیا ہے۔"

(روزنامہ جنگ کراچی ۱۹۹۴ء)

"کراچی بچاؤ ریلی" کے ہادیے میں روپرٹنگ اور "مد نامہ کراچی" کے یہ چند جملے ہیں۔ خیر اور مدد نامہ کا متن بہت طویل ہے۔ "صول امن" کی تباہ اور آرزو لئے ہوئے بریلی اور اس کے اڑاٹات و دنائی کو درمذہ الال دل کے سامنے غور و غفران اور سوچ بچار کے کمی درستی کھولنے کے لئے چاہ نظر آتے ہیں۔ ایک مسلمان کے زاویہ لگاؤ سے دیکھا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ انسانی معاشرہ میں یہک فضاد بہبیا نہیں ہوتا۔ کسی بھی قوم کے کدار و عمل میں خرابی کا تسلسل فساد و بگاؤ کی بیانوں کو مذبوط کرتا ہے اور جب خرابی اتنا کوچک جاتی ہے تو فدا کا نامور شروع ہو جاتا ہے۔ خرابی کی جزیں گھری ہوتی جاتی ہیں تو فدا اس قوم کی سرشت میں داخل ہو جاتا ہے۔ بارہا قدرت کی نسبیہات کے ہادیوں بھی جب قوم خرابی کی راہ پر گھرزن رہتی ہے تو قوم میں اچھائی ہائی کے معیار بدل جاتے ہیں۔ نیکی پر بدی غالب آ جاتی ہے۔ پھر اللہ کی طرف سے ہر قوم پر اس کی برالی اور خرابی کے موافق مذاب مسلط کر دیا جاتا ہے۔

یوں تپطی سے ادین عاصم مسلمانوں میں غلبی تذہب کے فرع کے لئے ایڈی جوئی کا زور لگا رہے ہیں مگر قیام پاکستان کے بعد تحریک آزادی نسوان اور شہنشاہ کے ہمیں نوجوانوں میں اخلاقی ہے راہ روی کے بہت سے طریقے انہجاد کر کے ان کو مظلوم مل دے دی گئی۔ صحافت اور ادب کے عنوان سے فرش تحریروں سے نظاہم برے کی کوشش کی گئی۔ دین و اخلاق کے خلاف

زہر بیا پوچنگلہ، شہادت اسلام کا نام اسی تحقیک و توجیہ پر مبنی مواد خوبیں، تمہروں اور مقالات و مضمونیں کی صورت میں مسلسل اخبارات و رسائل کی زندگی نہ مارتا رہتا ہے۔ اس طرح شعوری یا لا شعوری طور پر نوجوانوں، بزرگوں اور اخلاق سے بے خزانی کی راہ و کھاکر مغرب کی سبے خدا تذکرہ اور ماورے پر آزادی کے رنگ چڑھانے کی کوششوں کوئی دان چھ حملہ جا رہا ہے۔ اُنیٰ اور ہلم کے فن کار ماہی میں جن کافیتہ خالوں کے آپہ کاروں کے طور پر تاریخ لڑاکہ کرتی ہے "فکار" کے مجزہ ہم کے ساتھ ہے جیاکی پھیلانے میں الجیسی جبل پھیلنے میں شب دروز مصروف کاریں۔ اسی طرح اور اوراؤں کی الجیسی ہی سرگرمیوں کا تجھہ عربانی و سبے پر دیکی کی صورت میں ہر شعبہ زندگی میں نیلائیں دکھائی دے رہا ہے۔ یہ سب کچھ اور ہواں سے ابھی بڑھ کر اس ملک میں ہو رہا ہے جس کو اللہ سے یہ حد بر سر عالم کر کے حاصل کیا گیا تھا کہ یہاں اللہ کا ہنون ہاندھ کریں گے۔ اللہ اور اس کے رسول کے پائے ہوئے طریقے پر زندگی گزاریں گے۔ شیطان کے راستوں کو انتیار نہیں کریں گے۔ دین اسلام کے خلاف نہیں سمجھیں گے۔ مگر مسلمانوں نے بھیثت قوم اللہ سے کیا ہوا عدالت اذرا کا۔ بعدی کارٹاکب کیا۔ اللہ رحمیم و کرم تنبیہات کے ذریعے ہمیں راہ راست انتیار کرنے کی تدبیج ریتیے ہیں۔ جس کا پچھہ ہے سال پلٹے تعلیم کردہ طریقہ حارے پاس موجود ہے اور وہ قوہ و امانت کا راست ہے۔ قل اس کے کہ تنبیہات مذاب کی حلول انتیار کریں مسلمانوں کو روح الی اللہ کی راہ پہنچانی چاہئے۔ مگن اس کے بر عکس اللہ کے دین سے بے خواری کی راہ دکھانے والے اور عربانی و سبے جیاکی پھیلانے والے ان تمام حاضر کو ملک کے طوں و مریض سے سمجھا جمع کرنے کا کارہا۔ ایک ایسی جہارت نظر آتا ہے جو رحمت خداوندی کا دار امن چھوڑ کر غصب کی دعوت دینے کا خوف طاری کر رہا ہے۔ اللہ ہمارا حمنا و اغفرلنا۔



"انجیاء کرام" میں سب سے اول آدم ہیں اور آخر میں
محمد ﷺ۔" (تندی)

عبداللطیف مسعود، مسک

مسئلہ ختم نبوت اور مرزا قاریانی

ادمیت ماکانِ محمد ابا الحدایا کا ترجمہ ہر مسلمان کے
ذہن و قلب پر لنش ہے کہ آپ ہی سالمہ نبوت کے
آخری اور کامل ترین فرد ہیں اور یہی ترجمہ مرزا سے بھی
اور لنش کیا گیا ہے۔

وہ مندرجہ ذیل آنحضرت ﷺ نے ہادر فرمادیا تھا کہ
میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیثِ ادنیٰ بعدی
ایسی مشورت ہی کہ کسی کو اس کی صحت میں کام نہ تھا اور
قرآن شریف جس کا لفظ لفظِ طیب ہے اپنی آئیت ولکن
رسول اللہ و خاتم النبیین سے بھی اسی بات کی تصدیق
کرتا تھا کہ فی الحیۃتِ اهادے نبی ﷺ پر نبوتِ ختم
ہو چکی ہے۔

(کتاب البریہ حاشیہ ص ۱۶۸ از مرزا قاریانی)
سے کیا تو نہیں جانا کہ پروردگارِ حیم و صاحبِ فضل نے
ہمارے نبی ﷺ کا بغیر کسی استثنائے خاتم النبیین
ختمِ ختمِ اکامِ رحکما اور ہمارے نبی نے اعلیٰ طلب کے لئے
اس کی تفسیر اپنے قولِ لانبی بعدی میں واضح طور پر فرم
دی۔ اور ہمارے رسول ﷺ کے بعد کوئی کوئی
آئکا ہے۔ وہ آئیں ہیں کہ آپ کی وفات کے بعد میں مطلق
ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتم فرمادی۔

(حدائق البشری م ۳۲۳ از مرزا قاریانی)
اہ کیا ایسا پدیدختِ مخفی ہو خود رسالت و نبوت کا در عینِ کرنا
ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص ہو
قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آئیت ولکن رسول
الله و خاتم النبیین کو خدا کلامِ حق کرتا ہے وہ کہ سکتا
ہے کہ میں ہی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور
نہیں ہوں۔ (الہام ۲۴ ختم م ۲۷ از مرزا قاریانی)

فڈ گھے کب جائز ہے کہ میں نبوت کا در عین کر کے اسلام سے
خارج ہو جاؤں اور کافر ہوں کی جماعت سے چالوں۔ (اس کے
بعد کیا ہوا؟) (اقل)

(حدائق البشری م ۹۹)

۶۔ اسے لوگوں نے قرآن نہ ہوا اور خاتم النبیین کے بعد
وہی نبوت کا یا اس سلسلے چاری دش کوں خدا سے شرم کر جس
کے سامنے حاضر کرے چاہا گے۔ (آہل فیصلہ ۱۵)

۷۔ ہم بھی مدھی نبوت پر لعنت پیچھے ہیں لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ کے قاتل ہیں اور آنحضرت ﷺ کے
ختمِ نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔

(تلخ رسالت جلد ششم م ۲)

ختم نبوت کا معلوم

ختم نبوت کا ملتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے
مقامِ نبوت پر فائز ہونے کے بعد کسی اور فرد کو اس مددوں

عجیبِ ختم نبوت اور قادیانیت

میں عاقبِ اون کر جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔" (ملکوۃ م ۵۰ متن ملیء)

۳۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ۔

"رسالت اور نبوت یقیناً انتہا پر ہو جگی ہے۔ میرے
بعد نہ کوئی رسول بن کر آئے گا اور نہ کوئی نبی۔"

(تندی جلد دوم)

۴۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ۔

"اے لوگوں نے مجھے تمہارا پورا دلگار ایک ہے۔ تمہارا
ہاپ ایک ہے۔ تمہارا دین ایک ہے۔ اور تمہارا نبی بھی
ایک ہے۔ لذا میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔" (کنز العمال)

۵۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ۔

"میں تمہارے حصے اور قسمت کا نبی ہوں۔ اور تم
میرے حصے کی امت ہو۔ میرے بعد نہ کوئی رسول مبوح
ہو گا اور نہ تمہارے بعد کوئی نبی امت بنے گی۔"

۶۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ۔

"میں ان لوگوں کا بھی رسول ہوں جو میری زندگی میں
ہوں گے اور ان کا بھی جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔"

(کنز العمال بکو الہدیۃ المهدیین م ۸۶)

۷۔ اسی طرح آپ نے اپنی ذاتِ مدرس کو تصریح نبوت کی
آمویزش قرار دیا کہ ان انلکِ الہند

۸۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ۔

"میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا اور نہ تمہارے بعد
کوئی اور امت بنے گی۔ پس تم صرف اپنے رب کی هدایت
کرو۔"

(حدیۃ المهدیین م ۸۶ من الکثر)

۹۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ۔

"میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا اور نہ تمہارے بعد
کوئی دوسری امت بنے گی۔"

(بودا لہیقی و الہمرانی بکو الہدیۃ المهدیین م ۸۷)

۱۰۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ۔

"غافریب میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے۔

جن میں سے ہر ایک یہ کے گا کہ میں نبی ہوں جاتا گی میں
خاتم النبیین (ختمِ ختمِ اکام) ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی

نہیں ہو سکتے۔" (سلیم)

۱۱۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ۔

غدوں تدوں نے جو سلطنتِ نبوت و رسالتِ احمد طیب
السلام سے شروع فرمایا تھا وہ سید الانبیاء ﷺ نے کہ۔

۳۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ۔

"رسالت اور نبوت یقیناً انتہا پر ہو جگی ہے۔ میرے
بعد نہ کوئی رسول بن کر آئے گا اور نہ کوئی نبی۔"

(تندی جلد دوم)

۴۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ۔

"اے لوگوں نے مجھے تمہارا دلگار ایک ہے۔ تمہارا
ہاپ ایک ہے۔ تمہارا دین ایک ہے۔ اور تمہارا نبی بھی
ایک ہے۔ لذا میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔" (کنز العمال)

۵۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ۔

"میں تمہارے حصے اور قسمت کا نبی ہوں جو میری زندگی میں
ہوں گے اور ان کا بھی جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔"

۶۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ۔

"کنز العمال بکو الہدیۃ المهدیین م ۸۶ میں اس مسئلہ
کے جملہ پہلوؤں پر قرآن و حدیث اور اجماع امت کی
روشنی میں بحث کی گئی ہے اور تمام شہادات کا سکتہ جواب
راہ ہے۔"

نیز مسئلہ ختمِ نبوت کی بیعی متعلقات کے بھنگ کے لئے
حضرت امام الحمد میں پیدا گرد اور شاہ صاحب شمسیری کی نظر
کتاب خاتم النبیین (فارسی زبان میں) ہے۔ جس میں

قیامتِ نک کے لئے اس مسئلہ پر امکانِ الفراشات و ثہمات
کا عملِ سلیم حل موجود ہے۔

ارشادات خاتم الانبیاء ﷺ

۱۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ۔

"لیکے دوسرے انجیاء پر جو جزوں میں برتری لور فرقہ
دی گئی ہے۔ جن میں سے کوئی ہات پا ہے کہ بھر نبیوں کا
سلطان نہ کر سکتا۔" (ملکوۃ م ۱۵ بکو الہدیۃ

۲۔ حضرت اکنثات ﷺ نے فرمایا کہ۔

"میرے کی ہم ہیں۔ میں محمد ہوں (ختمِ ختمِ اکام)۔ میں
انہ ہوں۔ میں ہاتھوں کے جس کے ذریعہ اللہ کفر مانا دے
گکہ میں حاضر ہوں۔ کہ جس کے قدموں پر لوگوں کا اکثر ہوگا۔"

۳۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ۔

"میرے کی ہم ہیں۔ میں محمد ہوں (ختمِ ختمِ اکام)۔ میں
انہ ہوں۔ میں ہاتھوں کے جس کے ذریعہ اللہ کفر مانا دے
گکہ میں حاضر ہوں۔ کہ جس کے قدموں پر لوگوں کا اکثر ہوگا۔"

پھر میں سمجھ ہوئے کہ دعویٰ اور سمجھ مودود کے دعویٰ سے شدت کے ساتھ انکار (ازالہ اولام ص ۱۶۰) پھر بینہ سمجھ مودود کا دعویٰ۔ اس کے بعد پہلے عملی ثبوت کا خواصانہ دعویٰ۔ جوان کے ہاں حدیثت کا دوسرا امام ہے۔ پھر اصل ثبوت کا دعویٰ۔

چنانچہ سابقہ تمازات کے مطابق جب مرزا قاریانی بھی مرزا قاریانی کے متعلق دعویٰ ثبوت سے انکار کرنے لگے تو جناب والا نے ۱۹۰۱ء میں ایک رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" کھلڈ جس میں ان لوگوں کی تردید کی ہو مرزا قاریانی کے متعلق منصب ثبوت کے قائل نہ تھے اور صاف وضاحت کی کہ تم یہ مرے متعلق ثبوت و رسالت کا یہیں انکار کرتے ہو۔ دیکھو یہی برائیں احمد یہ جس میں میری پاک دی وریخ ہے ہو

الذی ارسل رسوله الخ اور محمد رسول اللہ والذین مُعْمَلُهُنَّ دیکھئے مجھے ان آیات میں نہایت وضاحت سے ہی، رسول اور رسول کما گیا ہے اور میراہم مرکھا گیا۔ پھر آگے لکھا کہ اگر تم کو کہ یہ تو آئیت خاتم النبیین کے خلاف ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس طرح تو کوئی بھی نیا پڑا رہا۔ نبی نہیں آسکا حالا تک تم تو لوگ حضرت عیلیٰ ہی کام کے قائل ہو۔ تو پھر خاتم النبیین کیے؟ تو یہی سبقہ میتی کے آئے کے قائل ہو اسی طرح بعد میں بھی کوئی آسکا ہے مگر آپ کی اپنی میں عملی طور پر مستقل نہیں۔ دیکھو مرزا قاریانی کا رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ"۔

مگر یہ سب دہل و فرب ہے جو شروع سے جاری کیا گیا ہے۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ بڑا بات میں برائیں احمد یہ کا جوالہ دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اسی کے آخری صفحے اس کو قتل از الہم قرار دے چکے ہیں۔ مگر پھر بھی قدم اور بات بات پر اسی کا جوالہ۔ کویا وہ دی خدا ہے۔ پھر دہل و فرب دیکھئے کہ اس رسالہ میں غیر مستقل اور عملی ثبوت کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ مگر یہ آیات کریمہ جو صرف رسول اسلام کی شان میں ہیں، ان کو اپنے متعلق کہا۔ اللہ محتاط ہے کی شان میں ہیں، ان کو اپنے متعلق کہا۔ ہے۔ بھلا کوئی اس سے پوچھئے کہ ان آیات میں عملی رسول کا تذکرہ ہے یا مستقل اصلی رسول کا؟ ان میں تو اصل رسول کا ذکر ہے۔ پھر تم اپنے آپ کو ظلیٰ کھلا کر ان آیات کا سدقان کیسے بن سکتے ہو۔

قارئین کرام! یہ سب اس کا دہل و فرب ہے۔ ثبوت صرف علیہ طد اوندی اور مستقل ہی ہوتی ہے۔ اسلامی لیاقوں میں کسی عملی اور بروزی ثبوت نہیں کسی ثبوت کا تصور نہیں ہے۔ یہ سب اس وجہ کے پکڑ ہیں۔ اس طرح یہ کتاب تو محمد رسول اللہ محتاط ہے کوئی بھی میش مولیٰ کہتا ہے۔ مجھے اس نے شدت خلافت سے ارتے ہوئے دعویٰ سیجھت دو تھلوں اور مرطلوں میں کیا میش میکار اور سمجھ مودود (اسی طرح خواتم کی لحنت و پھنکار سے کسی حد تک پہنچ کے لئے دعویٰ ثبوت بھی آخری میں اور دو تھلوں (پہلے روزی اور عملی پھر مطلق ثبوت) میں کیا۔ چنانچہ مذکورہ

فائزہ کیا جائے گہ پہلا کوئی نبی موجود ہو تو وہ اس حقیقت کے خلاف نہیں۔ مرزا قاریانی بھی اعزاز کرتے ہیں کہ ماکان اللہ ان برس نبیا بعد نبیا خاتم النبیین۔ وما کان ان یحدث سلسلۃ النبوة ثانیا بعد انقطاعها۔ (آئینہ مکاتب م ۲۷۴)

ترجع۔ خدا کے شیلان شان نہیں کہ وہ انہارے نبی خاتم النبیین کے بعد کسی اور کوئی ہاکر بھی دے دیے تو سلطنت مختلط ہو جانے کے بعد دوبارہ نبی ہٹانے شروع کر دے۔

یہی عمارت ضمیر حقیقت الوہی م ۲۷۳ پر بھی ہے۔ خاتم البشری م ۲۷۴۔

ایک بہانہ قاطع از مرزا قاریانی

مرزا قاریانی اپنی بیوی ایش کے متعلق لکھتے ہیں کہ میرے ساتھ ایک لڑکی بیوی ہوئی تھی جس کا ہم جنت قماں پہلے وہ لڑکی بیوی میں سے تھی اور بعد اس کے میں لکھا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی پا لڑکانہیں ہو اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔ (روحانی خاتم م ۲۷۵)

قارئین کرام! مندرجہ بالا اقتباس سے روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ جناب مرزا قاریانی عقیدہ ختم ثبوت کے متعلق وہی معلوم پہلی کھڑکی بیوی بعد اس کے میں لکھا تھا اور میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی پا لڑکانہیں ہو اور میں کا طلب یہ ہے کہ آنحضرت محتاط ہے کہ اخیوہ کی بیوی اور تقریبی موقوف ہو گئی ہے۔ اب کسی بھی فرد کو خاتم ثبوت پر فائزہ کیا جائے گہ پہلے جو ہو چکے سو ہو چکے۔ پھر آخری اقتباس تو ای مسئلہ کی وضاحت کے لئے نہایت ہی اہم ہے کہ مرزا قاریانی اپنے والدین کے ہاں سب بچوں کے آخری میں پیدا ہوئے۔ آپ کے بعد کوئی اور پچ سا بھائی پیدا نہیں ہوئی۔ لذا یہ اپنے والدین کے لئے خاتم الاولاد ہوئے۔ یعنی سب سے آخری میں پیدا ہوئے والد۔ اسی طرح خاتم النبیین کا معنی ہے کہ سبقہ میں لکھا تھا کہ خاتم الاولاد بنیت کے وقت ان کے پہلے بھائیوں کے میں اسی طبقہ میں ہوئے ہے کہ سبقہ میں لکھا تھا کہ خاتم الاولاد بنیت کے وقت ان کے بعد کوئی بھی بھائی کا موت ضروری نہیں بلکہ ان کے زندہ ہوئے ہوئے بھی یہ خاتم الاولاد ہی ہے۔ اسی طرح آنحضرت محتاط ہے کے خاتم النبیین ہوئے ہوئے سبقہ میں لکھا تھا کہ بھی کوئی فرم ہوئے کے خلاف نہیں۔ سبقہ میں ہے ایک زندہ ہونا بھی خاتم دو ثبوت کے میانی نہیں کیا کہ ایک زندہ ہونا زندگی کا دو ثابت اور تقریبی میں پیدا نہیں ہوئی۔ لذا یہ اپنے آپ سے پہلے ہو چکی ہے۔

قرآن مجید خاتم الکتب اور شریعت محمدی خاتم الشرائع ہے

قرآن مجید کے خاتم الکتب ہوئے کامعلوم ہر شخص جانتے ہے کہ یہ کتاب مقدس "تورات" زبور اور انجیل کے بعد

مرزا قاریانی کا ختم ثبوت سے انحراف اور

دعویٰ ثبوت

سابقہ تصریحات کی روشنی میں ہر شخص (مسلمان اور کاریانی وغیرہ) علی وجہ المیتین میں سمجھتا ہے کہ آنحضرت محتاط ہے کہ ختم ثبوت کے بعد کوئی بھی فرد کسی بھی طبقہ پر دعویٰ ثبوت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ مرزا قاریانی کے متعلق ثبوت کا تصور نہ کر سکتے تھے مگر پھر کوئی کتاب شروع ہی سے ایک منسوب اور پانن کے تحت نہ بروار اپنی منزل تک رہا تو اس تھے چیز کہ خود کھا کر۔

میری دعوت کی ملکات میں سے ایک رسالت اور دوی میں کوئی بھی مودود ہوئے کا دعویٰ ثبوت قرار برائیں احمدی م ۲۷۴ (۵)۔

اس نے پہلے فلم اور مدد ہوئے کا دعویٰ کیا۔ پھر مددی،

کے لئے بھی غور کرنے کی ذمہت گوارا کرے گا کہ بھلا دیکھن تو میرزا قاریانی پکھ جیں بھی یا نہیں؟ میں تو سارا معلم ہی وگر گوں ہے۔ جس کا اسلام اور حق و صفات سے ذرا بھی تعلق نہیں ہے۔ یہ تو انگریز کا خود کا لاثت پودا ہے۔

تبلیغ رسالت میں ۱۶ جنگ۔ گواہ در سے انفلوں میں یہ انگریزی اور والائی بھروسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے دہلوں سے محفوظ رکھ۔ اللهم نعوذ بک من فتنۃ الدجال۔

مزید تنبیہات

قرآن مجید میں مسئلہ ابتدیت حق و غیرہ کی ثابت شدت سے نقی اور مذمت کی گئی ہے۔ فرمایا کہ بر کلمہ تحریر من الفوادهم یعنی ثابتات ہی عجین اور کراس بات ان کے موتوں سے تلکی ہے کہ ثابتات یا ٹھانیا ہیں۔ میر فرمایا نکاد السموات بینقطون منه و نشق الأرض و نخر الجبال هدان دعو للرحم و للامریم۔ یعنی قریب ہے کہ آہن پڑت پریں۔ زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں اس بات پر کہ یہ لوگ ہذا کے یا ہاوے کا وہی کامیاب ہے جو کامیاب ہے۔ سودہ توبہ میں اس کو عقیدہ کفار قرار دیا گیا ہے میں اسرا میں کے آخرین سلطان نقی فرائی۔ لم پتخد ولنا یعنی خدا نے کسی کو یا ٹھانی ہی ضمیں۔ وجب عقیدہ ابتدیت کفر صریح ہے تاہم میرزا قاریانی کے متعلق اسلام کے کسی بھی درجے یا منصب پر ہوئے کے ہدایے میں کیسے سچ سکتے ہیں۔ کیونکہ اس نے خدا نے آپ کو خدا کا یا ٹھانی کردار دیا ہے۔ پہنچے اس کی دلیل نہ کوئی نہیں۔ اسماع ولنی (البشری ص ۹۹) انت منی بمنزلة اولادی کہ تو فرشت دنیوی تھے۔ پہنچے اس کے پیشہ میں کتاب پہنچ کے ہر کارے خیاری، شیر علی، مخن لال، جناب پہنچ ایک مخصوص کی کامن رہیں تھے۔ اس کے پیشہ میں کتاب پہنچ دی جس تھا۔ (البدایہ والشای)

قاریں! جب نوبت ہاں چاریدہ تو کوئی کیسے ایک لمحہ مددات کے ساتھ ذرا بھر تعلق نہیں ہے۔

خیز اس کذب و دھماکے سے یہ بھی دریافت کیجئے کہ جب جیر کل امین پیغمبر ایہ وہی قیامت تک مسدود ہے (ازالہ ۵۲۳-۵۲۴) تو محیر یہ وہی کون لے کر آتا ہے؟

قاریانی امت کو ایک چیخ

میرزا قاریانی اپنی برادریں اور دیگر کتب میں سکونوں بڑا دوسرا مرتبہ اپنی دوستی کا ذکر کرتا ہے کہ مجھے یہ وہی آئی ہے وہی آئی ہے میں تلاستے تک چنانچہ اس کی پیش کردہ آیات قرآنی کی کتب میں خاص کر حقیقت الوہی ہی کتاب کے میں ۱۰۸۱ تک اس کی درج کی گئی ہیں۔ بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ ولقد بثت فیکم عمرًا مِن قَبْلِهِ افلاً نعْلَمُونَ۔
۲۔ بُونَسَ۔
۳۔ وَمَا تَبَثَّتْ نَعْلَمُ بِكِبِيجِ جِنُونِ۔ القلم

رسالہ میں "قصوسا" اور دیگر اپنی کتب میں عموماً "قل" و "بروز" کی بیبی و فریب چکر بازیاں دکھاتا ہے۔ لیکن جب قاریانی کوام اسی دعویٰ سے پکوہ ماریں ہو گئے تو نہاد شاطرانہ چال سے آہست آہست اصلی بوت کا دعویٰ بھی کروایا اور ہر معیار اصلی بوت کے پیش کرنے تک تمام قرآنی آیات ہو خرائیاء قرآن الرطیف مختصر کی شان میں حسین ان سب کو اپنے ہارے میں تلاستے تک چنانچہ اس کی پیش کردہ آیات قرآنی کی کتب میں خاص کر حقیقت الوہی ہی کتاب کے میں ۱۰۸۱ تک اس کی درج کی گئی ہیں۔ بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیے۔

۴۔ وَلَقَدْ بَثَتْ فِيْكُمْ عُمَرًا مِنْ قَبْلِهِ افْلَانَ نَعْلَمُونَ۔
۵۔ بُونَسَ۔

۶۔ وَمَا تَبَثَّتْ نَعْلَمُ بِكِبِيجِ جِنُونِ۔ القلم
۷۔ اُنِّي لَا يَخَافُ لِدِي الْمُرْسَلُونَ۔ کِتَابُ اللَّهِ لَا غَلِبَ لَأُورَسْلَى۔

۸۔ وَدَاعِيَبِيَ الْمَهْوَرِ اِجْمَانِيْرَا۔ مِنْ ۴۵۔
۹۔ دُنْیَ فَنْدَلِی فَکَانْ قَابِقَوْسِینَ لَوْلَنِی۔ النَّجْمَ۔
۱۰۔ سَبْحَانَ الَّذِي اسْرَى بَعْدَهُ لِبْلَـ بَنِي اَسْرَائِيلَ۔

۱۱۔ قَلْ اَنْ كَشَتَمْ تَجَوَّنَ اللَّهُ قَاتِبَعُونِي بِحَبِيبِكَمُ اللَّهُ
۱۲۔ اُنِّي لِيَعْوِنُ كَانِمَايِباَعُونَ الْمَبِيدَ الْمَفْوَقَ اِبْدِيهِمَ۔

۱۳۔ وَمَارِسْلَنْ كَالَّا رَحْمَةَ الْعَالَمِينَ۔
۱۴۔ قَرَآنْ شَرِيفَ خَادِی کی کتاب اور میرے منہ کی ہائیں۔ مِنْ ۱۰۸۲۔
۱۵۔ اُنِّي لَتَقْتَلَتْ اَتَتْ بِهِ تَحْرِيَتْ سب سے اور پہلا گیا۔ مِنْ ۱۰۸۳۔

۱۶۔ اَنَا فَتَحْنَالَكَ فَتَحْمَانِيْبِيْنَ الْبَعْرَ لِكَ اللَّهِ مَا نَقْدَمْنَ ذَبِيْكَ وَمَا نَخْرَ۔ مِنْ ۱۰۸۴۔
۱۷۔ هُوَ الْأَرْسَلَنَا الْيَكْمَ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا فِرْعَوْنَ رَسُولاً۔

۱۸۔ اَنَا اَعْطِيْنَكَ الْكَوْثَرَ۔
۱۹۔ دَنْ يَسِنْ اَنْ كَلَمَ الْمُرْسَلِينَ عَلَى صِرَاطِ مَسْتَقِيمٍ
۲۰۔ نَزَّلْنَ الْعَزِيزَ الرَّحِيمَ۔ مِنْ ۱۰۸۵۔

۲۱۔ میں خدا کی راہوں میں سے آخری راہ اور نوروں میں سے آخری نور ہوں (کشی نوح)۔
۲۲۔ سچا خدا اونچی ہے جس نے کاریان میں اپنار سول بھجا۔

ہر زہ سرائی کی انتہا

مندرجہ بالا آیات ہوں بصورت قرآن مجید خاتم الناجیاء مختصر کے حق میں نازل ہوئیں۔ جن کا مصدقان کوئی اور اولوی المعلم رسول بھی نہیں۔ ان کے متعلق یہ مشیل دھماکے کے کہ یہ میری دوستی ہے اور ان کا مصدقان میں ہوں تو غالباً ایسا انسان کس منصب اور نام کا مستحق ہو سکا ہے۔ کیا ان آیات کا مصدقان کوئی مثل اور ہر روزی رسول ہے یا خاتم الرسل مختصر۔

مضمون نگار حضرات سے التماس

○ ... مضمون کانڈ کے ایک طرف لکھیں۔ دونوں طرف کم از کم ایک انجی فائی بندگ پھوڑیں۔

○ ... دو سطونوں کے درمیان ذرا فاصلہ رکھیں۔

○ ... تحری صاف اور خوش خط لکھنے کی کوشش کریں ہاکہ ہا آسانی پر صحت کو سکے۔

○ ... مضمون کے لئے اچھے موضوع کے بعد حتی الامکان اس کی کوشش کریں کہ موضوع سے متعلق موادی خیر میں لا جایا گئے۔ موضوع سے بہت کریم خودی ہاتھوں کو درج کرنے سے گزیر کریں۔

○ ... دیگی موضوعات پر لکھنے والے مصدقہ کتب درسائیں سے مواد میا کریں۔ قرآنی آیات کی لفظ میں سخت کا خاص خیال رکھیں۔ اور حدیث کے معاطلے میں بڑی احتیاط سے کام لیں۔ نئے لکھنے والے حدیث کی مشہور و تحدیوں کتب سے حدیثیں لٹک کر اکریں اس طرح موضوع میں موضوع احادیث درج کرنے سے خالقات رہے گی۔

○ ... مضمون پورا ارسال کریں۔ الگ الگ تسطیون کی صورت میں بکمل تحریر اتنے تک قتل اثاثت نہ ہوگے بلکہ کافر افسوس کی روپیت لکھنے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ تقریباً دون میں باوجہ جملوں کا تحریر ارد و ہر ایجاد کے۔ مفصل قدر کافر افسوس مقصود ہو تو تقریب کے اہم اور خاص نکات کو جمع کرو جائے۔

○ ... خیز اور یا بات بیجی وقت متعدد ہوئے کی تصدیق کی جائے۔ تلفیزیات سے متعلق خوب میں سخت اقتیاب سے کام لیا جائے۔

○ ... تاکہل اشاعت مضمون کا مسودہ و اپنی مٹکوئے کے لئے ڈاک خرچ ادا رکے ذمہ رہے ہوگا۔

○ ... دنی مدارس کے طلبہ اور دیگر حضرات تحریر کا ملزوم سمجھنے کے لئے پانچانہ رابطہ کریں۔

صلوٰتِ قبٰب دلخواز ہے فرگی کی تدبیب
کہ وہ اس دنیت کی وہ سُکی نہ عجیف
زندگی کی حالت میں تدبیب ہواں مرگ
شاید ہو کیسا کے یہودی متولی
وہ فلک گستاخ میں نے ہواں کیا ہے نظرت کی طاقتیں کو
اس کی بے تکمیلیوں سے ختم ہیں ہے اس کا آشیانہ
بے کاری دعوانی دے سے خواری والقلاں
کیا کم ہیں فرگی دنیت کی نواتیات
لیکن مجھے ذر ہے کہ کہ یہ آوازہ تجدید
شرق میں ہے تقدیم فرگی کا بہادر

اور سچے چدعاشار اکبر الہ تہذیب مردم کئے
ہوں قل سے پیوں کے وہ ہم نہ ہوتا
الرسوٰس کہ فرعون کو کلچ کی نہ سمجھی
ہم ایسی کل کہیں قتل ضبطی کھٹے ہیں
کہ جن کو پڑھ کر پیچے ہاپ کو بھٹلی کھٹے ہیں
انہوں نے دین کب سکھا ہے چاکر درسوں میں
پلے اسکوں کے پکر میں، مرے اپنجل چاکر
نہ تو انگریز ہی بنے نہ مسلمان رہے
مر سب ملت میں کھوا کے ندان رہے
مسلمان اور غیر مسلمان رہنماؤں کے چند ملفوظات:

سر ملیم بزرگ اعزاز، و ملیم صاحب لکھتے ہیں کہ:
”مسلمان نہ صرف سیاسی انتباہ سے بگد ڈھن، اور
فراست کے انتباہ سے ہندوستان میں بڑی قوت رکھتے ہیں۔
ان کا نکاح (وہی وہی) تعلیم اعلیٰ درج کی ذاتی تربیت دے
سکتا ہے۔ مسلمانوں کا نکاح تعلیم ہندوستان کے دیگر تھام
نظاموں سے بد رجحان اکتن تھا“ (الاشرف ۱۸۷۵)

برطانوی پارلیمنٹ میں ادارہ مکالے نے کہا کہ:
”اس بوس میں میری تجویز ہے کہ ہندوستان میں ایسی
تعلیم رائج کی جائے جس کے ذریعہ ہر ہندوستانی بیاس بول
چال، رہن، سن، اور طرز و تمدن میں انگریز معلوم ہوئے
گے جاہے وہ بیسانی نہ بھی ہو، مگر زندگی کے ہر شے میں انگریز
و محلی درستے (ایتنا)۔“

یہی وہ احتجاج ہے جس میں برطانوی وزیر اعظم مز

منگوئے دوران تقریر قرآن مجید باتھ میں لے کر کہ:
”جب تک یہ کتاب دیا میں موجود ہے ہم اطمینان سے
حکومت میں کر کتے (ہم اس نے خود باللہ قرآن مجید کو
ذین پر دستے ہوئے)۔“

منظر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن ندوی مذکور لکھتے
ہیں۔

”انگریزوں و فیروسوں اور پرنپلیوں کے غیر محدود اڑاؤ
نفوذ کی وجہ سے ملت اسلامیہ کے تحفہ لورڈ زین نوہان ہو
کلچ میں زیر قلم ہیں، انگریزی معاشرت و تمدن، اور
برطانوی سیاست سے مجاہد و مسخر اوتھے ہارہے ہیں تو تو

جناب ابو عبد اللہ

مسلمان اپنی اصلاح کیسے کریں؟

کا گناہ ہو جائے گہ کہتے ہیں کہ شیطان انسان کو چاہیں

شیطانی طریقوں سے اور رحمانی طریقوں سے اپنی بہل میں

پہنچتا رہتا ہے۔ شیطانی طریقوں سے تو کم و بیش سب

مسلمان واقف ہیں (مشائث رباب، ہوا، نجابت، دھوکہ ہزاری،

وغیرہ)، لیکن اکثر مسلمان ہواں مردوں کے جل میں پہنچتے ہیں

وہ رحمانی طریقوں سے ہیں مثاواں افغان میں لہاکر سکھتا ہے

کہ تو بڑی سیکل کر رہا ہے اور فراخنس و اجابت سے غافل

کر رہا ہے۔ مثاواں افغان حکم کے مطابق ہر مسلمان پر فرض

ہیں ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے گھروں اولوں کو دوڑخ سے

پہلا جائے یعنی خود بھی تعلیم و تربیت حاصل کر کے اور اپنی

رمعلانی تعلیم و تربیت کر کے جنم سے پہلا اور پہلا جائے

وہ رحمانی تعلیم حاصل کرنا اور ماہت افراد کو تعلیم دینا از خود

ایک مستقل فرض ہے۔ آج عموم قوموں کو اس بدلکاری اخراج

الخواں بھی کثرت سے اس میں غفلت کر رہے ہیں اور اس

فرض میں کوئی پشت ڈال کر نوافل میں لگے ہوئے ہیں۔

یہی نہیں جس دوڑخ سے پیچے پہنچے کا حکم ہے، آج مسلمان

اپنی اولاد اور رمعلانی فرگی سکوں اور کالبوں میں غافل اور

معنی تربیت کر کے جنم کی طرف دھکل رہے ہیں۔ پھر کتنے

پھرے ہیں کہ اولاد ہاتھ نہیں سٹنی اور بیانوت کر رہی ہے۔

آخر آپ ہی نے اتوں کو نا فرمان اور بانی ہیلائیے۔ صرف

آپ ہی کا نازر باش اور بانی نہیں بلکہ خدا اور رسول اور دین

ضیف کا بانی ہیلائیے۔ جس کے ذمہ دار آپ ہیں اور قیامت

کے دوڑ آپ سے بازی س ہو گی۔

آنحضرت ملی اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر

(نظرت اسلامیہ اور توحید) پر ہوئے ہیں اور اس

کے ملے باپ اس کی غلام تربیت کر کے اسے یہودی یا نصرانی یا

ہجوسی ہدایتے ہیں (خماری ملنوں)

صاحب تفسیر روح العالی حضرت علامہ محمود بندار اوی

آلوی رحمۃ اللہ علیہ بزرگوں کا قول نقش کرتے ہیں کہ دوڑ

قیامت سب سے نیزادہ عذاب میں وہ مخفی جھاگو گا جسی کی

اولاد جمال اور غافل ہو۔ آج کا مولوی ماہت کر رہا ہے،

بچوں کا اسلاموں کو بیانوت کی تعلیم دے رہا ہے لیکن اپنا

حال یہ ہے کہ لوکے لا کیاں سب فرگی اسکوں میں یہود و

نصرانی کی تدبیب و تمدن میں پورش پارہے ہیں۔ علامہ

اقبل مردم نے طریب میں پیش کر مفتریوں کے قوب کی

گمراہیوں میں اتر کر تو تجویز کیا وہ آپ ملاحظہ کریں۔

سچ ہماری میں ہے کہ ایک مرچب ابوداؤ و رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہیات غصہ کے عالم میں گھر تکریف لائے۔ الیہ مختصرہ نے یہ دیکھا تو درافت فرمایا کہ آپ کے اس قدر غصہ کی کیا وجہ ہے؟

”آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا ای تھام میں
حمد نبوت کی کوئی بات نہیں دیکھتا سوائے اس کے کہ لوگ (ماز کے لئے) سہمیں جسیں ہو جاتے ہیں اور بس اس کے
علاء مسلمانوں میں بہت کچھ تغیر اور تبدل آپکا
ہے۔“ (اطموم)

نماز ہا جماعت کی فضیلت

اس میں کوئی نیک نہیں کہ نماز پاہنچات اور اکرے کے
بہت فظاکل وارد ہوئے ہیں۔ مثلاً۔

☆ ہر کوئی مخفی گھر سے دھوکہ کے سمجھ کو جائے تو وہ ایسا
ہے گویا گھر سے احرام پہن کرچ کو جائے۔

☆ مسجد کی طرف قدم پہنچانے والوں کے لئے قدم قدم
پہنچاں اور گناہوں کی معافی کا دعہ ہے۔

☆ ہر نماز کا ثواب ۲۵۰ گا، ایک روایت کے مطابق
کمازیدہ جاتا ہے۔ اگر سواک کر کے نماز پڑھے تو ۲۰۰ گمازیدہ
جاتا ہے ایک روایت کے مطابق ۳۰۰ گمازیدہ جاتا ہے۔

☆ عشاء اور بزرگی نماز پاہنچات اور اکرے والوں کے
لئے پورے پورے نوری کی بشارت دی گئی ہے۔

☆ پھر صرف اول اور سیکھروں کی ساتھ نماز اکرے
سے ثواب کا ڈیج رک جاتا ہے۔ اور اگر کوئی چاہیں دن تک
محیر اولی کے ساتھ نماز اکرے تو جنم اور غلط سے بری
ہوئے کے دوڑ والے ملنے ہیں۔

ای مل ہر اکر کوئی مخفی گھرہ اور لفیج کرے، تبلیغی

پڑھ لائے، تجوہ اسراز، چاشت اور الوہیں ادا کرے،

قرآن مجید کی حماوت کرے، ذکر و اکار کرے، قابلِ رشک

اور صد مبارک بڑی کا سبقت ہے۔ ایسے حضرات یقیناً اللہ
تعالیٰ کے ہر گزیہ و بندے ہیں، ان سے دعاوں کی درخواست
کی جائے۔

یہی اس کو دین، بھجو کر اس میں مشغول رہتا اور دیگر

فرانش و اجابت سے منزدہ نہیں یہ شیطان لہیں کا زرد دست

دھوکہ کے۔ شیطان نے ان کو یہ بہل دے رکھا ہے کہ ان
نیکوں میں لگے رہنے اور پاہندی و اہتمام کی وجہ سے گناہوں

دوسری طرف ان اترات اور مطہری باحوال ہی وجہ سے ہوں گلائی پر چھلا ہوا تھا ایک الگ اسلامی سلسلہ یہاں ہوئی جو ہم کے لحاظ سے مسلمان اور ذمہ دار مل کے لحاظ سے غاصب مغلی تھی، معاشرت اور تمدن میں انگریزی طور طریقہ کی پابندی اور حادی عقائد میں کمزور اور محراب۔ ابھی آپ نے تمدن کی طلاق فرمایا کہ اس وقت کا سب سے بڑا جلدی ہی ہے کہ نسل کی ایمان اور عقیدے کی حفاظت کی جائے۔

روز نامہ منتشر اپنے ۱۹۴۳ء کے شمارے میں لکھتا ہے۔

"گزشت ۲۰ سال سے مسلمان پچھے ہالعوم انگریزی اسکولوں میں تعلیم پا رہے ہیں اس کا تجھے یہ ہوا کہ اس دور کے پتھے تعلیم یافت ہیں وہ اسلامی پُرور اخلاق اور اسلامی تصورات سے بالکل نالبدیل ہیں۔"

انگریز اکثر بڑے لکھا رہے کہ۔

"ہمارے انگریزی اسکولوں میں پڑھا ہوا کوئی نوجوان بہادر یا مسلمان ایسا نہیں جس نے اپنے بزرگوں کے نامی عطا نام کو سمجھنا دیکھا ہوا۔"

حضرت مطہر مفتی عبد العالیٰ حلبی نے فرمایا۔

"کہ جن لوگوں نے آنکھیں ای فرگی تدبیر میں کوئی اور دین ایمان کی قلیل گاہوں میں جوان ہوئے آخر انسین ایمان و اسلام کی حقیقت اور عظمت کمال سے حاصل ہوا۔"

اکبر الداہلی نے خوب فرمایا۔

مسٹر نفلی کی صفائی میں سزا کیسی میں شر اسکی ہدایت ہے ملی چھے ملی اس نے بھی اوب سے کندا یا خلاص چاہدہ کیا تھا اے خدا تعلیم ہی الگی ملی اب جو لوگ سبھ کے کھوئے ہوئے ہیں، بگشت و چلہ کر رہے ہیں، خلافت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آرے پچھے جنم میں گئے تو آپ کا پیچھا کا بچوں نے والے ہیں وہ آپ کو بھی محیث کر جنم میں لے جائیں گے اور ملٹی ایکٹری پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں ہو لکھا رہے وہ بھی آپ پڑھ لیں۔

"اس سورت نے مسلمانوں کو ایک ایسا بھائیت یہ دی کہ ان کا صرف اپنے مل کو قرآن و سنت کے تکال کر لیں جتنا اہم اور ضروری ہے اتنا ہی اہم یہ ہے کہ دوسرے مسلمانوں کو بھی ایمان اور مل کے طرف بانٹے کی مقدور بھر کو شش کر دے ورنہ صرف اپنا مل نجات کے لیے کافی نہ ہو گا خوسا اپنے مل و عیال اور احباب و مخلوقین کے اعلیٰ سند سے غلطات برنا اپنی نجات کا راستہ بن د کرنا

بجھے تی حصے کی آں آکے اور مذہر ہے۔ بجھے تی حصے کی آں آکے اور مذہر ہے۔ مسلمان نہیں ناک کا ذہر ہے۔ (اقبل)

پہاڑ حضرت آج حیات ہوتے تو ہماری منافع اور معاملے میں عام مسلمان بلکہ بہت سے خواص تک خفات میں فقط کو دیکھ کر شاید ہوں کہتے؟ بچھے ہاتھ سکی اور کافری کیا ہے؟ بجاوے نماز پا جماعت پڑھ کر ہم نے کیا تکلیف کر دیا جسکے پس اور پیش مذاقین بھی جماعت کی نمازوں میں شرکت نہ تھے۔ بلکہ اس وقت کے مذاقین نے مسجد ضرار بھی بحال تھی جس کا حاضر یہ ہوا کہ آنحضرت صلی مفتخر ہوئے نے ہماری اور مذاقین کے ہارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بھی سن لیجئے:

ان المنافقین فی الدرک الاصف من النار۔ (التساءل ۲۵۷)

ترجمہ: پاشا شر مذاقین دوڑنے کے سب سے پیچے کے طبق میں جائیں گے۔

آج کا ہر مسلمان (الاما شاء اللہ) مذاقعت کا کمیل کمیل رہا ہے اور اپنے آپ کو بہت بڑا پارسا ویدار صوفی اور سبلے سمجھتا ہے۔ یاد رکھئے اللہ تعالیٰ کی نماز بانی کے ساتھ اور خلائق کی کوئی نظر آتی ہو تو وہ سب خلائق کی نماز کے بعد کامیابی نظر آتی ہو تو وہ سب خلائق ہیں اور صرف اول و سبکبڑی اول کے ولد ادا ہیں۔ اپنی بوان جوان بچوں کو فرگی کی لمحتی اور جانوروں سے بدتر ہاتھ اے اسکوں اور کلبیوں میں بیجھتے ہیں اور دہان سے فارغ ہونے کے بعد دو کاٹوں "ستروں" دفتروں اور کار خانوں میں بے پاہ کلکل کے لئے بیجھتے ہیں لا جائیں ہوئی بچوں باؤں اور بہنوں اور بچوں کو بروادشت کرتے ہیں۔ ان کا جانان و دین کا جانانہ لکھانا اور پھر خاندانی غیرت و شرافت کو پس پشت وال کر جماعتوں کا اہتمام ہماری بھی میں نہیں آتا کہ ان کو کیا کوئی؟ اپنے لئے سب کچھ نیکیاں کر رہے ہیں لیکن اولاد کی حالت پر ہو کر نماز پا جماعت و کجا اور دین کا جانان و دین کے دلوں میں جوں بھی نہیں رہیں۔

حضرت مفتی مفتی علام حافظ اور اذکار اور نماز اور فرمادی کے نتیجے عام سے نہیں ویداروں اور نمازوں سے نہادہ خلائق ہیں۔

جب خواص بلکہ اخص الخواص یہ اپنے گھر کی ہو توں کو بے پاہ کر دیں اور کلبی کے لئے تم شر انکا اسلام سے من موز لیں تو لوگوں کی اخلاقی درودیں و ایمانی نیروں کا جتازہ کل جاتا ہے۔ اور پوری قوم چاہ و بہا ہو کر رہ جاتی ہے۔

خدا چکر کر شیخ حرم نے جاری ہے جن کے بت غائب خریدے عدم دنیا کے بت غائب خریدے سلطان سے لے لیا تھا جو بعد عرض تنا وہ جمع بھی نہیں زہر آپ ہے۔ اور اسی قیامت کے دن کی سخت بڑا پرس کا سامنا ہو گا۔ (اللهم حفظنا)

ایک بزرگ کے دل میں یہ نیال آیا کہ آج عام معاشری زندگی میں اچھے اور بدھار لوگ بھی علی الاعلان کہاںوں میں جاتا ہیں اور بعض تو ملی الاعلان کیا کہ ارکاب بھی کرتے ہیں۔ (یاد رکھئے اپنے پر دیگر افرادی کلہاں میں اچھا اور علی الاعلان کیا کہ میں سے ہے) مگر ہا ایسے بھر خود کو مقبول ہار گا

کہ اپنے خود وہ یہی ایک عام معاشری قرآن و حدیث میں ہر مسلمان ہے اپنی اپنی قدرت کے مطابق امر بالعرف اور نهى عن المکر فرض کیا گیا ہے۔ اس معاملے میں عام مسلمان بلکہ بہت سے خواص تک خفات میں جاتا ہیں خود مل کرنے کو کافی بھی بیٹھے ہیں "اولاد و عیال پکھو بھی کرتے رہیں اس کی فطر نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ہمیں اس آہت کی ہدایت پر عمل کی قویں عطا فرمائیں۔" (آئین شم آئین)

اور یہ شخص بعض لوقات پر اپنے اصلاح ان کے ساتھ زی سے میں آتا ہے اور ان کے افعال و احوال پر فرم پوچھی کرتا ہے۔ پس جس مالک میں دنیا پر سوں کی یہ کیفیت ہے کہ علاوہ کو اپنے رجگ میں ملانا چاہتے ہیں اور خود ان کے رجگ میں شیب آتا چاہتے ہیں تو خدا کو اکثر بخشی اور ثقیح لوقات و آوارہ گردی سے کیا تھا مدد؟

"ابن اپنا ہی دین میں بیوی جادے تو فتحیت ہے۔" (ماہنامہ الاشرف ۱۵۲۳)

نوٹ۔ یہی سبھی ایجاد ہے ہر معلم اور مبلغ سے کہ اپنی ذات پر شریعت کے میں تھا کے مطابق محنت کرنے پر ہر اپنے اہل و عیال اور ما تھت افراد پر دین کی محنت کرنے پر اپنے طلاق کو بروجھاتے ہوئے درجہ درجہ است پر بلغواعنی ولو آئتہ کا حقن لرا کرے۔ یہ کوئی تھنڈی شیش (لہنگہ) پر دو قوئی ہے کہ اپنی رعلما کو پس پشت ڈال کر تبلیغ کرنے لگا۔ اپنے گھر میں کمی ہوئی جنم کی ہل کو پہلے بچھا پڑو دوسوں کی مدد کرنے کے لئے لکھوڑتے نجات ٹھکل ہے۔

ہر تو تبلیغ کرتے ہو گھر کی خبر نہیں تھی۔ بسیار ٹھنڈے بھی کوئی بھر نہیں

پہلے اپنی اصلاح کرے

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "بعض لوگوں کو اپنی اور (اپنی رعلما) کی اصلاح کا اہتمام نہیں ہوتا اور دوسرے کے کاموں میں لگ رہے ہیں۔ کسی نے ہو فرمائش کر دی اس کو پورا کرنے میں لگ رہے ہیں۔ سیاہ رکھا خدمت علیق اگرچہ بہت اپنی چیز ہے مگر رکھ کمال کا ایک درجہ ہے۔ اس سے مقدم انہیں کیا ہے اپنی (اولاد اور رعلما) کی اصلاح ہے۔ اپنے کام سے جو وقت پہلے اس میں ٹھوکن کی خدمت کا معاشرہ نہیں کر پائی جاتی کی جو زندگی اور دوسروں کے کاموں میں سارا وقت گھنوار دیا جائے خدمت کا پیدا ہے اس لئے الامم قلام پر عمل کر رہا ہے۔"

ایک ہار فرمایا "پوری امت کی اصلاح کی کوشش اپنی اصلاح کے بعد ہی مکمل ہے جو ہم سب پر لازم ہے۔"

ابتداء اپنے گھر سے کرے

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ۔ "دوں کو ملتی ہناریں کام ہے انسان کا نہیں، اور یہ باہل کے بہتر ہونے سے ہوتا ہے اور اس کی بادشاہی اپنے گھر سے ہوتی چاہتے ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کو پہلے فرمایا گیا۔ "اپنے آپ کو اپنے گھر اور الوں کو ہل کر پہنچا۔"

جب گھر تکی کا نہونہ ہن کیا تو پھر رشد اوروں کو تبلیغ کا حکم فرمایا پس آپ نے رشد اوروں کو بجا لایا اور ایمان لائے کی تبلیغ فرمائی۔

ف۔ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

کہ "عین من! ان علمات سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ وہ زمانہ یکی ہے۔ پھر عالم (اور اہل دین) نے کیا ایسا ہو گوشہ لشیں انتیار کی؟ جو لوگ گوشوں سے نکل نکل کر فتویں میں چاہتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ان کو قوت و لذت عطا کی تو ورنے سے پکھ بنا نہیں فان

لوگ دوسروں کی اصلاح میں خود بگز جاتے ہیں۔ جس طرح کوئی جلتی ٹاگ میں کو دے کر دوسروں کو تھاں گا کچھ توبہ

نہیں کر خود ہی جل جلوے اور بیڈ ووج اس کی یہے کہ

جن کی اصلاح کرتے نہیں وہ خود اپنی کچھ اصلاح میں چاہتے

اس لئے اور ہر اڑ نہیں ہوتا۔"

باقی صفحہ

وہ ہیوں تباہ کیوں نہ سوئے آسمان دیکھے وہ ہیوں کی تصور کرتے ہیں یا کم از کم اس کی توقع ضرور رکھتے ہیں (ہر شخص اپنے دل کو نکال لے)۔ حضرت خواجہ مہنگا ہاروئی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "ہدیت کی علمات یہ ہے کہ آدمی گھنہ کرتا ہے اور پھر تقبیل ہار گاہ المٹی ہوئے کامیبدار ہو۔"

مسلمان اور بھائیت سے پہلے زیادہ بھرنا ہے۔ تمہیری لور اہم ترین عام غلطات اور کہتی ہم میں حرام کی کملی ہے۔ جس میں عوام اور خواص سب ملوث ہیں۔

(الاماشاء اللہ)

آج کا ملکی تہذیب علی الانسان شراب اور خیزیر کا (آزادہ اور اپہ والا) گوشت چڑ رہا ہے۔

آج کا مسلمان اپنی دوی و دینی اور قلمون و غیرہ کی تجارت میں مشغول ہے۔

آج کا مسلمان منشیات کے لین دین میں اپنی دنیا کو شاندار بنا رہا ہے۔

آج کا مسلمان اپنی بھوٹی بھی اور بن کو دکان پر بھاکر کملی کر رہا ہے۔

آج کا مسلمان طلاق کو دعویٰ و مبلغ حکومت کو دعوکر دیکھ رہا ہے۔

آج سب کی نظر اور محنت صرف اور صرف ایک طرف گی ہوئی ہے کہ میں کسی طرح مدد اور ہوجاؤں خالی حرام کی تیز چالی رہی ابھتے ابھتے لوگ اس میں ملوث ہو چکے ہیں۔

یہی نہیں بلکہ ان کی بھتوں پر داروں بھائیتے کر ایسے لوگ علماء کرام کی دعویٰ کر رہے ہیں اور ان سے اپنی تجارت کی ترقی کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ ہمارے علماء کرام کو کیا پیدا ہے؟

وہ تھپلے چاہتے ہیں میں لیکن کوئی غیر مدد ٹھنڈی اسی نہیں ہو ان علماء کرام کو مطلع کر دے۔ پھر ہماری دعائیں اور مددات کیسے قبول ہوں؟ جبکہ بن یوسف جب تھت پر بیٹا تو اولین

مکو شہ میں پر کر بلکہ جگل میں کسی درخت کی بڑوانت سے پکڑ کر پہنچا۔ آنحضرت ﷺ دسم نے بیان کیا کہ مدد اور مددات بعد (بیوی دلیری سے اعلان کیا کہ میں ان کی بد دعائے فی کیا پھر نکل کہ میں نے ان کی حرام نہ داسے و موت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر حرم و کرم فرط بھے ہماری حالت ہے کہ ہم عذاب المٹی کے سبقت ہو چکے ہیں۔ آج کی دنیا میں جہاں بھی نظر لکھی جائے سلاہوں کی زیبوں حال نظر آتی ہے، جہاں دیکھو مسلمانوں اور آفت اور قیامت آجی ہے۔ یہ ہمارے کرو توں کا پہل اور ہمارے ہاتھوں کی کملی ہے۔

یہیں تو سید بھی ہو، مرتضیٰ بھی ہو، الفقان بھی ہو، تم بھی پکھ ہو جاؤ تو مسلمان بھی ہو، مگھنال کے لئے روئے سے پکھ بنا نہیں فان

نظر میں صن پیدا کر سور جائے گا، ویران وائے ہاتھی متاع کاروان جائے گا، کاروں کے دل سے احسان زیاد جائے گا، کاروں کے دل سے اسی سے ہو جائے گا، ورنہ اکثر

نہیں کہ خود ہی جل جلوے اور بیڈ ووج اس کی یہے کہ جن کی اصلاح کرتے نہیں وہ خود اپنی کچھ اصلاح میں چاہتے

سے سچنے لے دگر تھر کے دن اس لئے اور ہر اڑ نہیں ہوتا۔

باقی صفحہ

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

تکمیل گاہوں میں علم دینیہ سے واثق تر ہے اتفاقی برخات اور دینی مدارس پر حصی علم تھوپنے کے لئے شور چاہا ان کے دو نئے پر کی کملی اور منافع ان مراجع کی واضح خلاصت ہے اور دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ طبقہ دعویٰ اسلام کے پارہ جو "فکر آخرت" کی نعمت سے ہا کلیلے محروم ہے۔ اسی لئے کوئی بھی انسان کو شش جس کامد آخرت کی کامیابی اور مرتنے کے بعد کی زندگی کی طالع پر ہو وہ اس طبقہ کی نظریں کوئی وقت نہیں رکھتی۔ یہ طبقہ صرف دنیا کی ترقی ہی کو باقاعدہ نجات خیال کرتا ہے اور ہر جگہ اس ترقی کو حاصل کرنے کے لئے سرگردان رہتا ہے۔ اس کی نظریں قوم کے ساتھ سب سے بڑی خیر خواہی یہ ہے کہ اسے "دنیا کملہ" ہا دا جائے۔ چاہے آخرت گزرے یا رہے۔ اس سے انہیں کوئی سروکار نہیں ہے۔

علم کیا ہے؟ : اسی بات پر انہوں نے قرآن و حدیث میں آمده اصطلاح "علم" کو عام معنی پر جھوک کرنے کی کوشش کی ہے مگر اپنی مقاصد برآمدی میں تعاون مل سکے اور خود میں اپنی دھاکہ بھال جائے۔ بجکہ شریعت اسلامی کی نظریں علم ان معلومات کا ہمہ ہے جن کے ذریعہ آخرت کی کامیابی اور اللہ رب البرز کی رضاخندی حاصل ہو اور جس کا شرعاً صاحب علم پر ثابت خداوندی کی صورت میں ظاہر ہو۔ چنانچہ سورۃ ذمر آیت ۲۸ میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ علم کا اطلاق اصطلاحاً "لور حیثیت" صرف ان علموں کیا جائے کہ جن کی درافت حضرت نبی کرم ﷺ پھوڑ کر دینا ہے جسے تعریف لے گے ہیں۔ اسی وجہ سے علامہ کو دار میں انہی کا خطاب دیا جائے ہے (مکفرۃ) نصوص شریف میں جہاں بھی علم سچے سکھانے کی بات آئی ہے اس سے علم دینی کی صراحت ہے۔ ہو آخرت کی کامیابی اور طالع کا ذریعہ ہے اور اسی خصوصیت کی بنا پر اس کی فرمیت کا حکم دیا جائے اور اس کی تفصیل کی تائید کی گئی ہے۔

ذریعہ معاش : علم دین کے علاوہ دنیا میں پہنچنے والے بھی پابے جاتے ہیں وہ درحقیقت علم نہیں بلکہ ذریعہ معاش ہیں۔ یعنی ان کا کامکہ صرف دنیا تک محدود ہے۔ مرتنے کے بعد وہ علم علم ہونے کے انتبار سے قطعاً "کسی کام" نہ آئیں گے۔ کوئی کتنا ہی براہ اکثر یا انجمنی، وہ اپنی واکریزی یا انجمنیزی کی بیانوں پر بست میں نہ جائے گا۔ وہاں تو صرف علم دین اور اس پر عمل ہی کام آئے گا۔ شریعت کی نظریں جس طرح تجارت کرنا "لوہاری کا کام کرنا" بوجھی بن کر لکھیاں جو زادو فیروزی کام کرنے کے لئے ہیں جسیں لکھتے ہیں علم جدیدہ کی بھی ہے جو صرف دنیا کلائے کے لئے پہنچے اور پڑھائے جاتے ہیں اس لئے اسی علم نیں "ذریعہ معاش" کہنا چاہئے۔ ان پر حیثیت علم کا اطلاق نہیں کیا جاسکے۔ علم تو اصل میں وہی ہے جو دنیا اور آخرت دونوں جگہ علم ہونے کی بیشی سے کام آئے اور یہ صفت صرف قرآن و حدیث اور اس سے متعلق علموں ہی میں پائی جاتی ہے۔ البتہ اگر کسی علم کو قرآن و حدیث کئے لئے اپنایا

محمد سلمان منصور پوری (اعنیا)

علم ذریعہ معاش یا ۰۰۰۰۰

اب سے تقریباً اس سال پہلے کا واقعہ ہے۔ اسوبہ کی جامع مسجد میں ایک بیرت کا بلس تھا۔ جس میں مسلم خصوصی کے طور پر ایک مشورہ دانشور صاحب کو دعوت دی گئی تھی۔ پہنچنے کا زمانہ تھا زیادہ شور نہیں تھا۔ البتہ اتنی بات ضرور پاورہ گئی کہ موصوف نے اپنی تقریب میں ایک ایسی خلاصہ کردی تھی کہ ہماری بھروسی کو بھی شور آیا تھا اور ہمارے بعض احباب تو اس تدریجی پاہوگے تھے کہ بس چالا تو وہ بھروسے مجھ میں مقرر صاحب کی احوالی دانشوری کے کس ملک تکلیل دیتے۔ مگر مصلحت کا خیال اور مدرسے سے دانشگی کی نزاکت نے اسیں اس حضرت کے نکالے سے باز رکھا تھا۔ دانشور صاحب اگر اپنی نسبت سے دانشوری گھما رہے تو شاید ہمارے مکان پر جوں بھی نہ رہیتی۔ مگر غصہ کی بات یہ تھی کہ صاحب موصوف نے دانشوری کا روگ احادیث شریفہ میں گھولے کی جہالت کردی تھی اور رسول اللہ ﷺ کی صورت و بیرت سے سریا بڑا اور پرورد و نصاری کے تمدن کے ظاہری سبلوں اونے کے پھر ہوں گے۔

لے زید کی مدد کا نصب پر براہم ہوتے ہوئے بڑے بڑے مکملان اور فتحی کے انداز میں ہے ارشاد فرمایا تھا کہ احادیث شریفہ میں جمل بھی علم کی اہمیت پر روشنی الالگ ہے مثلاً

"علم سچنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

اس میں علم دینی کی قضییہ نہیں ہے بلکہ دینا کا ہر علم مراد ہے اور کوئی ملاؤں سے ان بدایات کو صرف علم دین کے ساتھ ہو خاص کیا ہے اس کی کوئی دلیل نہیں ہے یہ بھل ان کی ذاتی اٹھ ہے۔

ترجمانی : موصوف نے ہمارا شدید فرمایا تھا وہ ان کا ذاتی خیال ہی نہ تھا بلکہ یہ دراصل پرے طبق دانشور اس (جو بر تکس نام نہیں ہے) را کافور کے پورے مصدقان ہیں) کی تربیتی تھی۔ اگر تپ کو تین نہ ہو تو آن بھی تحقیق کر کے دکھنے چاہئے۔ پاٹ کا دنہوں کے ذریغہ ردموں پر مکان لگائیے۔ صحری یا خدر شریفوں کے سینہاروں میں پیچے موقع میں تھی کسی داش پاٹ سے اخروع کا شرف حاصل کیجئے۔ زیادہ فرماتے ہو تو کم از کم روزہ صور کے انبارات میں مراسمات کا کام اور مظہرین کا صلح سیاہ ضرور ہے۔ ہر جگہ تپ کو

اس میں بھی کوئی اعزازی نہیں ہے بلکہ اس پر بھی کوئی تعلیم اپنی جزاے خردے۔ واقعہ اتنا یہی ہے۔

اعزازی نہیں ہے کہ کوئی ہمارے پہلے "علم برائے آخرت" مالک کر کے کسی لور بجگہ جا کر "علم برائے معاش" سے آمد ہو۔ مدارس سے تعلق رکھنے والا کوئی فرد اس کے ارادہ میں نہ ہو گا۔

مدارس کا تائب :- طبقہ دانشواران کا محبوب مشکل۔ زندگی مدارس میں جدید علم و ادب کرنے کے لئے شور چاہا رہتا ہے۔ حالانکہ زندگی مدارس کی تقدیم مسلم آبادی کے تابع سے صری انسکولون کے مقابلہ میں حدود رکھ کر ہے۔

بیکھل مسلم آبادی کا ایک نیصدی بجکہ اس سے بھی کم حصہ مدارس میں پڑھنے آتا ہے بلکہ انسکولون اور کالجوں میں جانے والوں کی تعداد کم از کم بھی بھی تقدیم مسلم آبادی کو یا کہ اگر پڑھ رہے کوئی مسلم آبادی میں ہلاکت پیچے مدرسے میں آتے ہیں تو تم کو یہ ہلاکت پیچے انسکولون میں جانے ہیں۔ تو قبض کی بات یہ ہے کہ انسکول میں جانے والی آکٹھت کے دین و ایمان کی کوئی تغیری نہیں کی جاتی اور جو آبادی کا صرف ایک نیصدی حصہ دنیا کے چند روشن قلیعے سے پہنچا رہا کہ آخرت کی تحریر کرتا ہے۔ اس کا شخص ملا۔

کوئی بھی حکومتی مدارس کے مقابلہ میں ہلاکت پیچے مدرسے میں پڑھنے ہیں تو تم کسی طبع ان ۱۵۰ کو کوئی حکومتی مدارس کے مقابلہ میں ہلاکت پیچے مدرسے میں پڑھنے ہیں۔ تو قبض کی بات یہ ہے کہ اس کی طبع میں جانے والی آکٹھت کے دین و ایمان کی کوئی تغیری نہیں کی جاتی اور جو آبادی میں مقصود ہوئے کاروبار نہ دیا جائے۔

مدارس کا مقصد تائیں :- ایک مرجب ہمینہ

سماجی مظہر غرضے دیوبندی ہیں میں سوار ہوئے۔ راست میں ایک غیر مسلم ماشرے ملاقات ہو گئی۔ تاریخ ہوا۔ ہم نے ہلاکر ہم ایشیا کی سب سے بڑی اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کے پڑھنے ہیں۔ اور دارالعلوم دیوبند کے پڑھنے ہیں۔

بہیں عقل و دلش ہیاہی گریت
روزگار کا مسئلہ :- اس طبقہ کو مولویوں کے رو زگار کی بڑی تحریر ہاتی ہے اور ہمدردیوں کے پلی ہادیتے ہوئے طالبان علم نبوت کی فہرست و الفاظ کا روتانا رہا جاتا ہے۔ جبکہ ہمارے ایک دوست نے اس پارے میں معاملے پر فور کر کے بڑے پڑے کی بات کا اکٹھف کیا ہے۔ موصوف فرماتے ہیں کہ۔

"جب جدید علم کے "جنتل مین" سروس کی علاش میں جو چیز چلائے ہوئے تھے اور سرکاری اور فیر سرکاری لوگوں کے پیچے اپنی ہوادیتے کے قوانین کی نظر اس پر بھی جعل علم نبوت کے مالیہن جو سکون و طہیں کے ساتھ مشمول خدمت ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ ایسے مدارس کی اور ایسے مدرسے افراد کی تقدیم پڑھتی ہی جا رہی ہے اور اس توکری میں نہ سوار ہا۔

حاشیت سے کوئی مانیں ٹکے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ اس ملک میں مسلمانوں کا دیوبندیہ انسی مدارس سے وابستہ ہے بلکہ دنیا کے جس دنیل میں بھی بیانی و دینی تعلیم کے اس طبع کے اوارے ہوں گے، وہی ٹالاف خیز و نور ہواؤں کے بیو جو دنیا اسلامی نزدیکی کے واضح نتھیں پائے ہاتے دیں گے اور مسلمانوں کو تو قی حشیت سے کوئی مانیں ٹکے گا۔

ہمارا فرش :- یہیں یہ جب ہی بجکہ بہک الی مدارس بھی وابستہ اور حصی فرائض سے متعلق ہے رہیں۔ مخفی اختلافات اور گروپ بندی کے ذہر سے اپنے اواروں کو پاک رکھیں۔ مدارس کو دنیا طلبی کے لئے زندہ ہائیں۔

مخفی ملادی ترقی یہی پیش تحریر رکھیں بلکہ اصل مقصود "آخرت" کے مال افزاری تعلیمی کو ٹھوڑا غاطر رکھیں اور مخفی رضاۓ خداوندی کے لئے اتفاقیتیت کے ساتھ رہی خدمات کی الجام و دین اپنا شعار ہائیں اگر ان پتوں کا تم لکھا رکھیں گے تو دس کی وانشہ کو ہماری بڑا بیکی الی اخلاقے کا موقع ٹھے کا اور نہ کسی کو ہماری بڑا بیکی الی بھت اور جذبات ہو سکے گا۔

جسے یا اخزوی لمحے کے لئے اس کی تفصیل کا ارادہ کیا جائے تو

اسے بھی حقیقی علم کے زمرہ میں داخل کیا جاسکتا ہے۔

ٹھانوی حشیت :- اسلامی تعلیمات میں ٹھر آختر

کو بولی حشیت لور ٹھر دنیا کو ٹھانوی حشیت دی گی ہے۔ قران کریم کے واضح اخلاقات اور احادیث طیبہ کی بدلیات اس سلسلہ میں شہہر ہیں۔ اس اعబار سے علم دینیہ کو مسلمانوں کی زندگی میں لوٹنے حشیت حاصل ہوئی چاہئے اور ہو علم "زریبد معاش" ہیں انسیں بھر جانوی درجہ پر رکھنا چاہئے۔ اسلام زریبد معاش اقتدار کرنے کا ٹھالف نہیں۔ ہم اپنی اصل مقصود زندگی ہاٹانے کے خلاف ہے۔

نقہ اسلامی میں ایسا کوئی جزئیہ نہیں ہے جس میں حالانکماں کے لئے کسی دنی کی علم یا زبان و قبیلہ سکھنے ہے بلکہ کوئی کوئی

او۔ علماء یہ بہت بڑا الزام ہے کہ وہ معلوم مصری کے یعنی "ذرائع معاش" کے ٹھالف ہیں۔ حالانکہ حشیت یہ ہے کہ ہم کسی بھی جائز زریبد معاش کو اقتدار کرنے سے منع نہیں کرتے۔ ہمارا کہنا صرف یہ ہے کہ ان ذرائع کو علم حقیقی کے مقابلے میں مقصود ہوئے کاروبار نہ دیا جائے۔

مدارس کا مقصد تائیں :- ایک مرجب ہمینہ

سماجی مظہر غرضے دیوبندی ہیں میں سوار ہوئے۔ راست میں ایک غیر مسلم ماشرے ملاقات ہو گئی۔ تاریخ ہوا۔ ہم

نے ہلاکر ہم ایشیا کی سب سے بڑی اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کے پڑھنے ہیں۔ اور دارالعلوم دیوبند کے

پکھ ملاحت ہائی اس طبادی کی تقدیم سوالیات وغیرہ۔ وہ من کر جبکہ ہوا۔ پھر اس نے پہچاہ کر آپ لوگ اتنی بڑی تقدیم میں یہاں سے پڑھ کر کمال جاتے ہیں؟ کیا عرب ممالک میں تو کری ملکی ہے؟ اور کوئی مظاہر آپ کو حاصل ہوتا ہے؟ ہم نے دو توک ہواب رواک ہم یہاں اس نے نہیں پڑھ رہے کہ ہمیں کہیں توکری میں یادیا کا کوئی لمحہ حاصل ہوا۔ ہمارا مقصود تو اپنی مرتبے کے بعد زندگی سوار ہا۔ اب وہ کیا

حاشیا مسئلہ ہوا ایمان ہے کہ خدا یہ بھروسہ ہو تو معاش کے راستے خود نہ کھلتے ٹپے جاتے ہیں۔ چنانچہ پورے ملک میں ہے تھا اسلامی مدارس ہیں جن میں ہمارے لئے "ہم خداو ہم تواب" کے مصدقان روشنی روڈیزی کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔

ہمارا ہواب من کریے مفعلاً بول الحاکر واقعی آپ یہی

لوگ اصل میں علم سکھنے والے ہیں۔ ورنہ ہمیں تو پڑھنے

سے پڑے گلرہتی ہے کہ اس پڑھنے سے کیا کامہ ہو گا اور کتنی حکماہتی ہے؟

حاصل یہ ہے کہ ہمیں مدارس کا مقصود قوم کو "کلاؤ افراد"

رہا ہیں بلکہ آخرت کے حاصل ہیوں میں سے امت کو یہاں کرنا ہے اور ہب مدارس کا یہ مقصودی ضمیں قوانین کے

لٹھاواہ سے یہ امید رکھا ہی نہیں ہے کہ وہ علم برائے معاش

حاصل کریں اور معاشری ترقی کی راہ میں آگے بڑھیں۔ ہم

ہم مدارس کی خوبی معاش کے حصول کے لئے رکھی گئے ہیں۔

وہی جائے ان سے یہیں معاشری ترقی کی توقع رکھنی چاہئے۔

ایمان کا تحفظ

محمد مسلمان منصور پوری

کا کیوں خواہ خواہ استھل کرتے ہیں؟ اپنیں کیا حق پوچھنا ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان ثابت کریں جب کہ وہ اسلام کے خیاری علاحدہ سے روک دکانی کرنے والے ہیں۔ اگر وہ اپنے کو غیر مسلم کہتے لگیں اور مسلمانوں کے ایمان پر اگر نظری سے باز آئیں۔ تو ہمیں ہر گز ان سے کسی حرم کا تحریف کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ جس طرح ہندوؤں، بدھستون، سکھوں اور بودھ انصاری سے ہم قمریں نہیں کرتے۔ اسی طرح قاریانوں کو بھی ہم مندن لگائیں گے۔ ہم درحقیقت روکاریانیت میں سرگرمیاں دکھا کر اپنے ایمان اور عقیدے کا تحفظ چاہتے ہیں۔ ہمیں قاریانوں کی جنم و رسید کی سے اتنا سروکار نہیں بنتا اپنے مسلمان جماعت کے ایمانی تحفظ کا خیال ہے۔ اور اس تحفظ کا خیال ہر مسلمان کو ہونا چاہئے۔ عقیدہ قلم نبوت تمام ہی مسلم فرقوں کا ہیندی اور منتشر ہے کہ اس عقیدے کی حفاظت میں سروکاری ہی کی بھی ممکنگی نہیں ہے۔ دنیا کی ہر صلحت کو اس عقیدہ کے تحفظ پر قویں کیا جاسکتا ہے۔ اور آج فروغی قلم نبوت کے لئے اور مسلکی تعصب سے اپنے اللہ کا تحفظ قلم نبوت کے لئے میدان میں آتا ہوت کی اوپر میں ضرورت ہے۔

امم اللہ دار العلوم دیوبندی کی گل بند مجلس تحفظ قلم نبوت نے ایمان کے تحفظ کے مسئلہ میں لمباں پیش رفت کی ہے۔ ایمان کے تحفظ کے مسئلہ میں لمباں پیش رفت کی ہے۔ ایسا کی خدمات و قیومی کی نظر میں بھی قابل تدریجی ہے۔ اس پاٹل تحریک سے گرانے اور لوٹانے کی صلاحیت ہے۔ اس پاٹل تحریک سے ملک کے مختلف حاضرہ ملاؤں میں افزاد پیدا کرنے کے لئے ملک کے مختلف حاضرہ ملاؤں میں افزاد سازی کو عملاء اور اسکے مددگاری کی تربیت کا ہو۔ قلم کام بکش تحریف قلم نبوت نے "روکاریانیت ترقی یکپ" کی صورت میں شروع کیا ہے۔ اسی ملاؤں کو سازگار ہنانے میں نہایت مدد و ثابت ہو رہا ہے۔ ابھی بنگور کے کاریکیلی یکپ اور عدیم احادیث شریف کے ساتھ استہرا کرتے ہیں۔ مذہرات انی، ملیم الحالم کے ساتھ گفتگی کو روک رکھتے ہیں۔ صحابہ ﷺ کی عصمت پر بُش کلاتے ہیں۔ اور اس کے برخلاف دجال قاریان مرزا طاہر کے ہندوستان آمد کا لائیج ریکار سارہ لوح مسلمانوں کے ایمان کو لوٹا جا رہا ہے۔

ہمارے نزدیک اس تحریک کی سے ہی زندگی کیتے ہیں۔ اس کے لئے ملکی وسائل میں پہنچنے کے لئے شاندار روکاریانیت کی تحریف اور مدد و دیت کا ذکر کیا ہے۔ قاریان کے سلامان بدلے کی شرکت کو جو کام دیتے ہیں۔ قاریان کے راست مردوں کو نوڑ پاشہ صحابہ اور اس کی ہمیوں کو ام لومین کا لائب دیتے ہیں۔ قاریانوں کے نزدیک دنیا کے وہ علاقوں میں سے کافی ہیں جو قاریان رہ گیا ہو گا اس وقت خاص طور پر قاریانیت کی ذمہ دہی اور زیارت علاء پر طویلی کے اپنے آپ کو "چاصلان" بھی کہتے ہیں۔

ہمارے نزدیک اس تحریک کی سے ہی زندگی کیتے ہیں۔ اس کے لئے ملکی وسائل میں پہنچنے کے لئے شاندار طلاق اور نعمت دوسرے کے شاندار طلاق سے ہوئے پہنچنے تھے اور نعمت جو شوش و خوش کے ساتھ تحریک کی تائید کر رہے تھے۔ اب قاریانوں سے یہ ہے کہ جب وہ ہمیں مسلمان نہیں کہتے اور ہم بھی اپنیں مسلمان نہیں کہتے تو وہ زبردستی کیوں ہم مثل اتحاد ہندوستان میں ان کی موت کا پیش نہیں ہے۔ تحفظ ہوس رسانٹ کے لئے مسلمان یوں کہتے ہیں؟ اور ہمارے لئے طبیب

آج سے آٹھ سال تک سن 1982ء میں جب دارالعلوم دیوبند میں کل بند مجلس تحفظ قلم نبوت کی دلخواہ تبلیغی ایڈیشن ایک بے ضرورت اقسام سے تعبیر کیا تھا۔ لیکن جوں ہوں وقت گزر آج کیا اکابر کی تھاندانہ در انہی پر صرف قدریتی ثبت ہوتی ہے توگ سمجھتے کہ قسم ہند کے بعد قاریانی نبوت کا زہریا پاڑا رہا اپنے پہنچانوں سیست ہندوستان سرزمین کو اپنے وجود سے پاک کر گیا ہے اور "روہ" یعنی "قدس دار الحجرة" سے اب بھی اس کی ہندوستان والی ہی نہ ہوگی۔ مگر بعد کے حالات نے لوگوں کے ذیلی کو "غام خیالی" ثابت کر دکھلایا اور جب سن 1982ء میں جنیل نیاء الحق کے صدارتی آزادی نہیں نے پاکستان میں قاریانوں (الحمدیوں) کی آزادی پر قدمن لکایا اور ان کے چوتھے پیشووا مرزا طاہر نے دیرینہ آنکھے قاریانیت "برطانیہ" کی گود میں چاکر پاندی اور اسلام دشمن دیس کاریوں کی دوسرے لندن میں اپنا "بیہہ افس" قلم کیا تو اس فرقے دیگر ملکوں کے ملادہ خاص طور پر ہندوستان میں بھی اپنے ہاں پر پھیلانے شروع کر دیئے۔ صرف ہندوستان میں کام کرنے کے لئے کوڑوں روپیہ کا بجت ہیلائیا چالان ملکور کے لئے کوڑوں روپیہ کا بجت ہیلائیا چالان ملکور یہاں تک پہنچنے گئی کہ ایک فرقہ ہوتا ہے اور جب سانچے مظلومیت پڑت کر کے اپنے لئے زم زہرات ان کے دل میں پیدا کے جاسکے۔

قاریانیت واحمدیت اب صرف ایک فرقہ کی کاہم نہیں رہ گیا بلکہ یہ دراصل اسلام دشمنی کا ایک پیٹ قارم بھی بن گیا ہے۔ دنیا کی ہر اسلام دشمن طلاق اور تحفظ قاریانوں کی پشت پناہی کرتی ہے۔ اسی پناہی ان کے لئے تبلیغ کے بھی راستے ہا کسی روک لوک کے لئے ہوئے ہیں۔ ان کا ظاہر ہے کہ کسی غیر مسلم ملک کا درہ کرتا ہے تو حکومی سُلیم پر اس کا اعواز کیا جاتا ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے ملک کا لذو دوئے چلتے ہیں۔ چانچوں دو سال تک ملک مرزا طاہر کے ہندوستان آمد کے موقع پر کسی سب کچھ اول۔ یہ لوگ پوری قوت کے ساتھ اسلام دشمنی کے چبوتے ہیں۔ قرآن کا نہان اڑاتے ہیں۔ احادیث شریف کے ساتھ استہرا کرتے ہیں۔ مذہرات انی، ملیم الحالم کے ساتھ گفتگی کو روک رکھتے ہیں۔ صحابہ ﷺ کی عصمت پر بُش کلاتے ہیں۔ اور اس کے برخلاف دجال قاریان مرزا طاہر کے قاریان اور مدد و دیت کا ذکر کیا ہے۔ قاریان کے سلامان بدلے کی شرکت کو جو کام دیتے ہیں۔ قاریان کے راست مردوں کو نوڑ پاشہ صحابہ اور اس کی ہمیوں کو ام لومین کا لائب دیتے ہیں۔ قاریانوں کے نزدیک دنیا کے وہ علاقوں جہاں علماء کی آنود رفت کر میں اسی طرح صادر اثر کے دور دور از علاقوں اس وقت خاص طور پر قاریانیت کی ذمہ دہی ہیں اور ان کی سرگرمیاں برقرار ہوئے ہیں اور میدانی علاقوں میں بھی دری وہاں کی تبلیغ مختلف عنوانوں سے جاری ہے۔

جنوری سن 1982ء سے قاریانوں نے لندن میں "مسلم لیلی و دنی" کے ہم سے ایک سیٹلٹ اسٹیشن قائم کیا ہے جس سے ڈش ایمنی کے ذریعہ دنیا بھر میں قاریانی پر گرام نظر کے چلتے ہیں۔ ۲۳ ملکوں میں اس جماعت کے مراکز قائم ہیں جن سے ڈیجیٹ کروڈ افراد وابستہ ہیں۔ متعدد ممالک میں قاریانی مذہبی اسکو لوں کی تقدیر اور ایجاد ایجاد ہے جن کے ذریعہ صدم میلیوں کی "بین و اٹک" (ملکی صفائی) کا کام

بڑے غلوص سے ٹلتے۔ آپ کے پاس اس وقت بہت روزوہ لواک فیصل آباد کامنزہ شاہزاد تھا جو کہ بندہ کو بولوں تھے میں فریبا۔ بندہ کا اس ملاقات سے ایک ماہ قلی بہت روزوہ چنان لالہور میں ایک تجیدی مضمون ملکرین حدیث کے خلاف بنوان "معطفی ہرگز نہ گفتنے آئے گفتے جوں میلان" ہوا تھا۔ حضرت خانہ صاحب نے چنان لالہور سے بہت روزوہ لالہور فیصل آباد میں نیلوں طریقے سے شائع کیا ہوا تھا لالہور کا یہ شاہزاد واقعی بندہ کے لئے حافظ صاحب کا ایک تجید ثابت ہوا۔ اس کے بعد رات کے ایک بڑے حصہ تک پہنچ بھیجی اور پہنچی قربی کے والقات کی تحریر ہوتی رہی۔ بندہ نے مظہر اخراج ربانی پر مذکور اخراج حشیح حرام الدین "دو دشیں اخراج ربانی افضل حق" کا مذکور اخراج حشیح حرام اخراج سیدنا حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بنیاری "مولانا گل شیر شید" مولانا جیب الرحمن لدھیانوی "پاکی احسان اور صاحب شجاع آنہوی" بھلہٹ ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری تور اللہ مرقدہ وغیرہ کے کمی جالندھر واقعات وہ رائے تو حضرت حافظ صاحب کے حسین میں ایک خاص حسین کی کلکی بیدا ہو جاتی، آگوں سے آلسوس پڑتے اور ایک لمحے سے ساس کے ساقی فرماتے "سبحان اللہ۔" حافظ صاحب کے ساقی وی ملاقات پلی اور آخری ملاقات ثابت اوری۔ اس کے بعد دلی گھنکے پر ہو جانہ صاحب سے ملاقات تو نصیب نہ ہوئی بہت خطوط کا جالد ہو تارہ بگرا آما اب حافظ صاحب تم سے اندازہ پڑتے گئے ہیں کہ اب خطوط کا جالد ہی ممکن نہیں رہا۔ مگر الحمد للہ کہ حافظ صاحب کو اپنے اکابر و مشروکوں کی بارگاہ میں شرف ملا۔ حاصل ہو گئی ہے جو کہ ان کی اس دینی زندگی کا ثمرہ ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب مرحوم دمغوف کے درجات میں بلندی اور جانت ایسیں میں داخل ہستے فرمائیں۔ پسندیدگان کو صبر جیل عطا فرمائیں۔ آپ کامن ہائی و ایم گرایی مدد ہارے ایسے ہزاروں لوگوں کے لئے مشعل راہ کا کام دے گا۔ بتوں نوق

حکم سے ہم قیامت تھک اے نوق
اولاد سے تو نے کی دو پشت پار پشت
مرحوم دمغوف واقعی ایک ملکر فہیت کے اکھ تھے
اور زندگی بھر تھی اسلام مسئلہ ختم نبوت کی اشاعت میں
صروف و مشغول رہے۔ اللہ رب العزت مرحوم کی رہی
تبلیغی اور ملی خدمات کو تحمل و مغفور فرماتے ہوئے اپنے ہمارے
رسالت اعلیٰ ملیکین میں مقام نصیب فراہمیں

غیرہ مفترت کے بھبھ آزاد بندہ تھا
یہ کچھ ہے کہ

فروغ شیخ ہو ہے رہے کا محض بک
گر محفل تو پوanon سے غالی ہوتی جاتی ہے
اور بھی یہ سوچ ہی آتی ہے۔

رات دن زیر نہیں امداد پڑے جاتے ہیں
جانے تو ناک تماشا کیا ہے؟
حافظ ارشاد احمد دیوبندی رحیم ایران

صاحب عرصہ دس سال سے بہت روزوہ کی اور اس کے تھلیل فرائض ادا کر رہے تھے۔ آپ نے بہت روزوہ کی قسمیں و ترقی میں تھلیل تقلید خدمات ادا فرمائیں۔ اللہ اسیں کوٹ کوٹ بنت فردوس عطا فرمائے۔ ان کی قبر کو بیان و بدار فرمائے ان کے پسماں مگن اور کارکنان اوارہ کو سبھ جیل اور حرم ابدل عطا فرمائے۔ نیز ہمیں ان کے چند بات کا تھی فرمائے (آئین)۔ اختر عبد اللطیف مسعود اسکے

حافظ محمد حسین ندیم سارنپوری مرحوم

بہت روزوہ ختم نبوت کرائی کے زیریں پر معلوم کر کے ازصد دکھ اور افسوس ہوا اک اس دنیا کے کائنات سے ہمارے

بہت تھام ساختی "ساختی" ورک اور ختم نبوت کے علمی کارکن "دودول" کے ملک "شام" اور بہت ختم نبوت جانش قرآن اور

نبوت انداز سے ملا مل جناب حافظ محمد حسین ندیم سارنپوری صاحب بھی ہم سے پھر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ کل من علیہا فان ویسا سے تو بہ کو جانا ہے۔ ہم بھی بہت جلد حافظ صاحب سے جانیں گے۔ مگر

انہوں یہ ہے کہ جو جارہا ہے اس کے پڑے جانے کے بعد پھر اس خلاہ کو پر کرنا اس دور میں بہت ہی مشکل ہے۔ آج تک

ہمیں حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بنیاری تور اللہ مرقدہ جیسا کوئی اور حلیبیں سے دفعہ الحدیث

مولانا اور شاہ کامپیوٹری جیسا کوئی حدیث نصیب ہوا نہ

حضرت مولانا قابوی اور مولانا مدنی جیسا کوئی عالم عارف نہ

مولانا حمد اللہ بنی یوسفی جیسا کوئی شیخ کامل الفرض نہ مولانا ردی

لے۔ آدم اُم آمیا یہ خط الرجال کا در ہے۔ اب ہر طرف

سے حقیقی انسانوں کاہل دوستیں کاملا مشکل ہے۔ کامل انسانوں کا انساب مرف میکل ہی نہیں ہائیں ساہو گیا ہے۔

ہمارے مددوں جناب حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہے پاکل انسان ہے۔ ایسے تھام کارکن "دودول" انسان کی

دنیوی جدائی کا احتقال برداشت صدمہ ہے۔ مگر ہر جا میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر سون مسلمان کے لئے ایک عظیم اللہ شاہ بنیاری "پاکی" مولانا شیخ سعدی ہے جسے کوئی دنیا شرعا

لے۔ حضرت حافظ صاحب مرحوم تھے۔ بڑے تھاک سے ملے اور

فرما لے گئے جنگ دوال بھی تھاری جنگ مرحوم ہو گئے۔

بڑے پیارے القاظیں پکھ دیگر سپ گتی رہی۔ فرمائے

لے کہ قم کرائی نہیں آتے۔ بہت ہیں کم ملکار ساتھیوں

کے ساختی تھے۔ ان کی اپاٹک وفات سے جو خلایا ہوا ہے

اس کا پر ہونا مشکل ہے۔ پلے مولانا عبد الرؤف کے جانے

اوہ بیدار رہیں گے۔ اور وہ دن دو رنسیں جب ایمان کے تھیروں کا اور جمیلی نبوت کے دہل کاروں کا ملک کے قریب قریب اور بھتی میں تعاقب کیا جائیگا اور ہر صاحب ایمان کے دل میں پوری وضاحت کے ساتھ یہ بات جاگریں کوئی

چائے گی کہ قادیانی نی کے ہیز دکار، ایمان کے لیے اسلام دھنوں کے آکے کار، اگر بیوں کے سدا بہار الحجت اور دینا

کے بدترین کافر ہیں، مگر پھر بھی کوئی احمد میں مسلمانوں کی سلادہ لوگی سے فائدہ اخکار ایسیں گمراہ د کر سکے۔ اثناء

الله العزیز رہنا انتزع غلوتوں بعد اذہدیتا و ہب لشامن لذتکر حجۃ

حافظ علیف ندیم مرحوم

۱۴ اکتوبر یہ دو سو مارچ فرخ ختم نبوت جنگ میں بیٹھا تھا کہ ڈاکے نے بہت روزوہ ختم نبوت کا بیٹل دفتر میں پہنچا۔

اسی وقت بیٹل کھونا تو پہلی نظر ان القاظی پر پڑی کہ حافظ محمد

علیف ندیم صاحب سارنپوری ہاپ بہت روزوہ ختم نبوت دار قانی سے کوچ کر گئے۔ ان القاظی کو پڑھتے ہی اوس ان

خطا ہو گئے کہ پاٹھیا یہ کیا ہوا۔ کل یہ ہمارے ساختی (حدیقیں آپا) رہوہ ختم نبوت کا نظریں پر ساتھیوں سے مخالفت کر رہے

تھے۔ ملے ملے بندہ کے پاس تشریف لائے۔ میں کسی کام میں صوف تھا۔ میرے کندھے پر ہاتھ رکھ مل مزکر دیکھا تو

حضرت حافظ صاحب مرحوم تھے۔ بڑے تھاک سے ملے اور فرمائے گئے جنگ دوال بھی تھاری جنگ مرحوم ہو گئے۔

بڑے پیارے القاظیں پکھ دیگر سپ گتی رہی۔ فرمائے

لے کہ قم کرائی نہیں آتے۔ بہت ہیں کم ملکار ساتھیوں

کے ساختی تھے۔ ان کی اپاٹک وفات سے جو خلایا ہوا ہے

اس کا پر ہونا مشکل ہے۔ پلے مولانا عبد الرؤف کے جانے

سے اسلام اُمہو خالی ہوا۔ اب کرائی میں یہ ہوا۔ تمام ساختی

بڑے کام کے آؤ ہیں۔ اللہ پاک مرحوم کو جنہت الفروعوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور مرحوم کی خطاوں کو نیکیوں میں تبدیل فرمائے۔ انہیں تھک نہیں ہوا کہ ہمارے پیارے

دوسرا حافظ محمد حسین ندیم صاحب بھیں چھوڑ کر سید عطاء اللہ شاہ بنیاری "پاکی" مولانا محمد علی جالندھری اور

دوسرے اکابر کے ہال تشریف لے گئے ہیں اور انہیں موجودہ ملکات بتا رہے ہیں۔ اللہ پاک پسندیدگان کو صبر جیل کی

وہیں عطا فرمائے (آئین)۔

علام حسین خلوم ختم نبوت جنگ

آہ! حافظ محمد حسین ندیم

یہ دو سو مارچ رہا۔ ختم نبوت شاہزادہ نمبر ۲۲ کا بیٹل موصول ہوا۔ حسب علات نہایت اشتیاق سے کھونا تو پہلے

ست پلے اس ہوشیار جناب حافظ محمد حسین ندیم صاحب سارنپوری رحلت فرمائے۔ کیجھ موسی کر رہ گیا۔ پکھ دیگر

کے لئے ہوش و حواس باڑ ہو گے۔ بندہ کام موصوف کے

ساختھیوں کے ہال جناب مولانا نذری احمد صاحب بہرچ نے حافظ صاحب سے بندہ کا تعارف کرایا تو حضرت حافظ محمد حسین ندیم

ابوالحسن منظور احمد شاہ آسی ناصرہ

(قطع نمبر ۲)

قادیانی ملک و ملتِ دنیوں کے غدار ہیں

جس میں قلعوں میں چوبی سریں بڑی شریف نے خوبی عرصہ تک اسرائیل میں خدمات انجام دینے کے بعد جب اپنی کارروائی کیا تو اپنے نائب فتح حیدر اسرائیلی صدر سے تعارف کر رہا ہے، آخر قباریوں اور اسرائیل میں یہ تعلوں دخواں کس لئے اور زبرداریاں اور رازداریاں کیوں؟ دونوں میں قدر مشترک صرف اور صرف اسلام اور پاکستان دینی اور مغربی ممکن کے لئے پاک اور الجنت ہوئے کے سوا کیا ہے۔ تاریخی بر اس شخص یا سربراہ کو اپنا اولیٰ دھن سمجھتے ہیں جو مغربی استعمار کا خلاف ہو اور وہ ملک یا سربراہ ان کا دلی دوست ہے جو مغربی سامراج کا بغل پچھے ہو اور ان کے مذلوں اس کا خلاف ہو۔ والی افغانستان غازی امیر اللہ خان نے جب گورنمنٹ برلنی کے خلاف ہمایہ ان کا راتے سے سر انجام دیئے تو مرتضیٰ الشیرازی مجدد نے ان کے خلاف اپنی تحریر، خطبوں اور اخباری پیاتاں میں سخت نوش لیا اور قباریانی مبلغین کو کامل بھیجا، جنوں نے دہلی جا کر حرمت جذبہ تقریبیں کیں، جب کامل حکام کو پڑھا تو گورنمنٹ کامل نے ملادہ کے مشورہ کے بعد عبد الخالق قباریانی، ملاں نور علی، ملاں عبد الحکیم اور فوت اش قباریانی کو قتل "وقتاً" سنکار کر دیا۔ ان کو ۱۹۰۱ء، ۱۹۲۳ء، ۱۹۲۵ء میں جنم رسید کیا گیا۔ اس وقت آنجلی سر قفر اللہ خان نے دہلی سے اسی کل کے خلاف انبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ سے خوب ہزہ رسانی کی۔ بد صحتی سے وہی قفر اللہ خان جو افغانستان کا ہر تین خلاف تھا، قیام پاکستان کے بعد مغربی ملکوں کے دباو سے پاکستانی وزارت خارجہ کو بھیزیں ملا۔ جب وہ مسلسل پانچ سال تک ہمارا وزیر خارجہ رہا تو اس نے افغانستان کے خلاف ایسی پالیسی وضع کی جس کا خیاڑا پاکستانی عوام اور حکومت نے ۱۹۴۰ء تک بھگت لیا۔ مرتضیٰ الشیرازی نے سر قفر اللہ کی وزارت خارجہ سے ہاتھلیں بیان حد تک فائدہ اخراجی قباریانی مشن تمام ہبھی ممکن تھا کیونکہ گوئی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حکم نبوت کے پروانے دنیا کے کوئے کوئے میں قباریوں کے تعاقب میں لگے ہوئے ہیں اور چیزیں کے لئے جگد قباریوں کے لئے نہیں ہے۔ اسی طرح قباریانی جاہسوں روں کے زیر بقدر سلم راستوں سریز دخالت اور غیرہ میں برخلافی حکومت کے لئے جاہسوی کرتے ہوئے پکڑے گئے جنہیں اس وقت روی حکومت نے ملک پور کر دیا۔ قیام

چوبی دی صاحب کا انتزاع اسرائیل ریڈیو سے تشریک آگئی اور ان

دفاتر (عربوں میں جاہسوی کے لئے موجود ہیں) اسرائیل میں بیسائی مشنی اور اوس کو جب اجازت ملی تو ان پر یورپیوں نے بیٹے کے ہاتھیں کے نئے جادے گے، ہر تینیں ہوئیں، مگر قباریانی مشن اسرائیل کے قیام سے لے کر اب تک سکون سے کام کر رہا ہے، آخر اس کا پس مظہر کیا ہے؟ قباریوں کا یورپیوں سے کاروہیلی با تھیالی رشت ہے؟ جبکہ اسرائیل اپنا سب سے بڑا دھن پاکستان کو سمجھتا ہے۔ کون سے گواہ ہے کہ اسرائیل اور قباریوں میں اتنے گہرے مراسم موجود ہیں؟ اور پاکستان سے قباریانی اسرائیل آتے جاتے ہیں؟ میں اپنی طرف سے نہیں کہ رہا بلکہ اسرائیل کے سابق وزیر اعظم اور جان بن گوریان نے فرانس کی مشورہ یونیورسیٹی میں سکلے بندوں اعلان کیا کہ پاکستان ہمارا سب سے بڑا دھن ہے۔ پہ پیس کانفرنس اگست ۱۹۶۷ء کے عالی اخبارات میں بھی شائع ہوئی۔ آخر پاکستان سے دلنشی اور قباریوں سے دوستی کیوں؟

قباریانی مشن اسرائیل میں موجود ہے۔ اس کا اترار قباریانی بھی کرتے ہیں۔ ربوہ سے شائع شدہ مرتضیٰ امبارک کی اگریزی کتاب "اور قارن مشن" ص ۸۷ پر یون درج ہے۔

"اسرائیل میں جیضا کے مقام پر ہمارا مشن قائم ہے۔ وہاں ہماری ایک مسجد (یعنی مرتضیٰ) اور ایک مشن ہے، ایک لاہوری ہے، ایک بک ڈب اور ایک اسکول موجود ہے۔ ہمارے اسرائیلی مشن کی طرف سے ایک علی مبانیانہ "البشری" کے ہم سے لاتا ہے، تو ہمیں مالک کو بھیجا جائے ہے۔"

آگے مرتضیٰ امبارک لکھتا ہے کہ۔

"ہماری جماعت کے موڑ ہونے کا ثبوت ایک چھوٹے پل مال لہدنے سے شائع کیا ہے۔" میں مندرجہ ذیل واقعہ سے ہوتا ہے کہ ۱۹۵۶ء میں جب ہمارے مطلع چوبی سریں بڑی شریف صاحب ربوہ پاکستان والیں تشریف لارہے تھے تو اس وقت کے انتخابات میں اسرائیلی ردو ہے پاکستان آئا تو راجحین میں تھیم ہوا۔ اس کا اکٹھاف مشورہ صوری صحافی لاہورام کے ایمیٹر کو انتزاع دیتے ہوئے بھنو صاحب نے کما تھا کہ ایسی کہہ عرصہ پلے "جگد اللہ" اور بعض دیگر پاکستانی انبارات نے ایک تصویر شائع کی تھی میں تھا صدر کو پیش کیا جس کو ظلوس دل سے قول کیا گیا۔

ہو کر بھی کسی کاچ لا جاؤ اونٹ، کسی کی چڑائی ہوئی بکری اور زمین سرپر لادے پھر۔

حقیق العہد کا شایع بڑی خطرناک چیز ہے۔ ایک داشت (تفیریا ۲۱۷ پیسے) کے عوض سات سو تیسراں نمازیں برداز قیامت ادا کرنی ہوں گی۔ دو میں یہ کہ سادب عن کو نیکیاں دینی ہوں گی۔ اگر نیکیاں نہ فرم ہوں گیں تو اس کے لئے نامہ میر جمیر پیدا ہوں گے۔ سوم یہ کہ سب سے بڑا حق یہ ہے کہ (اپنی ذات کو) جنم سے پہلے کے بعد اپنے اہل دعیا اور ما تھت افزار کو بھائی جائے جو فرض ہیں ہے۔ اس میں کثرت سے خواص و خوم اضافی اور اخص الخواص بھی جانا ہیں کہ اپنے لئے بہت پکوں نیکیاں کر لیتے ہیں لیکن اپنی رعلما کا پوری طرح حق اضافیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تعلق نہ کرہم اپنے حقوق کو بچانیں اور اسے ادا کریں۔ (آئین)

اللہ کے لئے محبت

حضرت انس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ۔

"یہک دوست کی خلائی ایسی ہے۔ جیسے ملک فروخت کرنے والے کی دوکان۔ کچھ فائدہ نہ ہو گا تو خوشہ تو ضرور میر آئے گی۔ برادر دوست ایسا ہے جیسے بھائی۔ وہ جو ان تیہینہ کپڑے کائے کر دے گا۔"

لئے رسمی اصلاح کیجیے کرہم!

بیویات میں تعلیم فرمائی تو یہک وقت پورے وقت کے درست بھی قائم کے۔ لوگ اس ایمانی تحریک میں لگنے کے بعد اپنا اولاد کو خود ادارہ ہاتے گے۔ اسی کا اثر و تجھے ہے کہ بیویات کے مسلمانوں کے بیان کوئی نہ کوئی حالت ہے یا عالم۔ یہ ایک اصول بھی ہے کہ کسی نیک ہم کو پھیلانے سے خود اس پر عمل کرے اور اپنے گھر والوں پر محنت کرے۔

گھر سے اصلاح شروع کرے

حضرت شیخ الحبیث مولانا عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں اپنے گھر سے اصلاح شروع کریں ہوں" پھر اپنے بوی مامش میں رہیں ہیں الحادث کے خون کا پیدا ہو جاتی تھا معاشر فرمایا۔ اسی طرح جب واعظ اور مبلغ خود عمل کرنا شروع کر دے تو وہ سرے لوگ بھی عمل شروع کر دیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے نازدان یا امام کا خون معاف فرمایا تو ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ اور حاضرین نے بھی معاف کرنے کا اعلان کر دیا۔

آخر نظرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے میری امت! اس بات کا خیال رہے کہ میدانِ مجشیں ساری اقوامِ جن جہوں گی، ہر شخص کی کردن پر اعمال کا لپنہ ہو گا۔ ایسا ہو کہ لوگوں کی گردن پر چیز روزہ روزہ زکوٰۃ نماز اور عبادات کی نہیں ہوں (یعنی یہک اہل ہوں) اور تم میری امت

ذوق سے شرط کیا تھا، جس کاچ چاپوری دنیا میں ہوا۔ غالباً رائج ابلاغ نے اپنالا۔ یہاں تک کہ بعض اخبارات نے ارسیے چاپے۔ پاکستان کے ریڈی و سیاری طفیلوں میں اس پر فویش کا اعلان کیا گیا کہ امریکی حکومت مسلمانوں کے بیویات اور نوجوانی دوستی شخص کے بازارِ حقوق کے خلاف بیانوں کے حق میں کوئی فرقی بن گی ہے؟ اور یہ غیر مقامی روایت کیوں اپنالا ہے؟

آخر امریکہ کو کیا ضرورت چڑی کہ وہ یہ شرط عائد کرے کہ جسیں اہم ارتباں ہیں مل سکتی ہے یا جادی رو علی ہے جب ایک بیوی کو مکمل غذی آزادی اور من مانی کرنے دو۔ کیا امریکہ کے تعلقات حکومت پاکستان سے ہیں یا قابلیتی نہیں؟ اگر امریکہ کو صرف دنیا میں قابلیتی مظلوم نظر آتے ہیں تو اس سے برا غلبہ کیا ہو گا۔ آج ہونیا، تکمیر میں وہ کچھ ہو رہا ہے وہ امریکہ کو کیوں نظر نہیں آیا۔ اس لئے کہ یہاں امریکی مخلافات ہیں۔ امریکہ کو اپنے مخلافات میں جزو ہیں تا کہ انسانی حقوق سے ہمدردی ہے۔ افریقہ کے صوبائیہ کے مظلوم لوگ اسے امریکہ کے "سلیل عاملت" سے محروم ہیں۔ اسرائیل کی لہوار میں تو امریکہ نے بھی یہ شرعاً میں لگائی کہ فلسطینی کی پوچھ پر جب تک مظالم بند نہ کو گے اہماد نہیں دوس کا۔ بلکہ اس بغل پر اسرائیل کی ہو امریکہ کا پاک بے "چاہ سام" سرستی کر رہا ہے۔ آخر یہ دو ہری پانی کیوں؟ صرف اس لئے کہ قابلیتی مغلی طاقتیں کے لیکن اور گلائتی ہیں اور ان کے مخلافات کے کیفیت ہیں۔

صاف و شفاف

خالص اور سفید

(پیمنی)

پستہ
جبیب اسکوائر۔ ایم اے جنار روڈ بندر روڈ کراچی



مرزا غلام احمد قادریانی کی ہر پیش گوئی جھوٹی نکلی، مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مرزا قادریانی ایک بد کروار آدمی تھا، مولانا اللہ و الون

علیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت آج تک اللہ و الون کے ہاتھ میں ہے، مولانا محمد علی صدیقی

بعد مالی مجلس تحفظ ختم نبوت مددہ کے رائہنا مولانا احمد علیم الشان ختم نبوت کا نزول اسلامی شاری نزول کا مورثی میں شاپ امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب جب اسچ پر تشریف لائے تو علماء کرام کی ایک جماعت آپ کے دامن ہائی تھی۔ پورے پندال کے لوگوں نے کھڑے ہو کر حضرت مولانا لدھیانوی کا استقبال کیا۔ آپ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اور ان میں سب سے اہم چیز کل طبیہ ہے اور کل طبیہ کے دو جزو میں ایک ہے اللہ تعالیٰ کی وحدت اور دوسرے جزو ہے نبی اکرم ﷺ کی رسالت کا ذکر موجود ہے۔ انجیاء علیم الحرام کا مسلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے چالا تھا اور نبی کرم ﷺ نے ختم کر دیا۔ یوں کچھ کہیے تو ایم ایڈر آئیں تھے کہ مولانا عبد الرحمن آراں کے بیٹے مولانا احمد قادریانی کے بیٹے مولانا عبد الرحمن آراں کے بیٹے کی تحریر کی تکمیل مذکور میں مولانا عبد الرحمن آراں صاحب کا نام مذکور ہے۔ اسی طرح ختم نبوت حیدر آباد میں مولانا عبد الرحمن آراں صاحب صدر جمیعت علماء اسلام مولانا جیبل الرحمن صاحب رائہنا علیٰ مجلس حقوق اہلسنت مولانا جیبل الرحمن صاحب صدر جمیعت خصوصی دینپی کے ساتھ خوب مخت کی۔ تمام پرگرام میں الحدیث مولانا عبد الرحمن صاحب؟ مدرس عربی ملک الحدیث اور مولانا احمد قادریانی کی تحریر مذکور اور مولانا عبد الرحمن آراں کے بیٹے مولانا عبد الرحمن آراں صاحب مدرس مطالعہ العلوم ہوئے۔ صدارت کے فرائض اسلامی شاری کی معروف فضیلت جناب مولانا عبد الرحمن صاحب مذکور نے ادا کی۔ اور اسچ سیکریٹری کا نام مولانا عبد الرحمن صاحب نے سراجِ حمد دیا۔

کافلر ایس کا آغاز علیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے مبلغ مولانا جیبل الرحمن علیٰ کی خلوت سے ہوا۔ سب سے پہلے نذور آدم کے مبلغ مولانا ارشاد مدنی نے خطاب کیا اور انہوں نے کماکر میرے گھر میں دو لاکیاں ہیں۔ ان کو آپ دیکھ لیں تو مولانا اپنے مرید ظفر احمد کو گھر لے آیا اور دونوں لاکیاں ظفر احمد کو دھاکر کرنے کا کون ہی پیدا کی ہے؟ تو مولانا اکابر کیتا ہے کہ لے بن والی تو اس پر مولانا کے کامیشیں گول من والی اچھی ہے۔ لے بن والی بیٹا ہو جاتی ہے تو چہار لاک جاتا ہے اور گول من والی کا صحیح رہتا ہے۔ مولانا نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگوں کو ادازادہ کروایہ ہے قادریانوں کا نبی ہوئے فرمایا کہ کام علی کیا ہو جو ہے۔ مولانا احمد قادریانی کے حسن باتا ہے۔ ایک اور حوالہ دیتے ہو لوگوں کی بیجوں کے حسن باتا ہے۔ ایک بد کروار آدمی ہوئے مولانا نے کماکر لوگوں کا مولانا احمد کے کروہیں ایک فیر خرم گورت تھی جس کے دامن میں ایک کیا کیا ہے ایک شریف آدمی تھا۔ مولانا نے واضح الفاظ میں کہا کہ ہر ایک سے رعلیت ہی تھی پا ہوئے اور اعلان کروایا کہ محروم کام کی پیشیں گویاں کیں ہیں اس کی کوئی تھی کہ جب محروم کام کے دامن میں فرمایا کہ کام علی کیا کیا ہے ایک اور شخص سلطان ہائی سے کروایا تو مولانا اس پر بہت ہی تھی پا ہوئے اور اعلان کروایا کہ محروم کام کی پیشیں گوئی تھی کیا جس سے کاموں میں کامیشیں کروایا جائیں کہ مولانا جیبل الرحمن علی صدیقی نے خطاب کرتے ہوئے کماکر میں بھی کام کی تھی کہ مولانا جیبل الرحمن علی صدیقی کی صورت میں برداشت نہیں کر سکا۔ علیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا جیبل الرحمن علی صدیقی نے خطاب کرتے ہوئے کماکر علیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت تمام مسلمانوں کی محتفظ جماعت ہے جو نبی کرم ﷺ کی عزت و ہموں کے تحفظ کے لئے کام کروایی ہے۔ مولانا نے اول دن سے آج تک مجلس کے خطاب کے وقت بڑی تعداد میں ملکہ اسلام اسچ پر تشریف فرمائی تھی اور تقریر کو پڑے انہاں سے من رہے تھے۔ اس کے

عاليٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ہاتب امیر حضرت خلادم قصیدہ الحصر حضرت مولانا محمد عاصف صاحب لدھیانوی نے جسے بھل طریقے سے قانونیت کی حقیقت ہیتاں اور اس کے سواب کے طریقے سمجھائے جس کی نیاز بھی آپ نے پڑھا۔ نیاز جس کے بعد مولانا محمد عاصف صاحب میں ختم نبوت کارپی اور مولانا سید احمد جالبی دہلی نے یہاں کیا مولانا سید احمد جالبی دہلی کی روایا پر دسوی نشست برخاست ہوئی۔

جملکیاں

○ کافرلش میں شرکت کے لئے ۷۰۰ اکتوبر کی محیی سے قرب و دور سے شر رسالت کے پرونوں کی آمد شروع ہو چکی تھی۔

○ شام چجی بجے تک پھری چوک پر بروک ہاک کر کے انجوں نبوصوت انداز سے چار کریا گیا تھا۔

○ جلد کا کونسل لائنوں اور سراج لائنوں سے روش کیا گیا تھا اور بڑے بڑے بیرون سے جلد کا کو جھلکایا تھا۔

○ جس وقت مولانا عنز الرحمن صاحب مولانا اللہ ولیا صاحب مولانا نذر احمد قاسمی صاحب مولانا احمد عیاض مولانا جباری صاحب جلد گھومنی داخل ہوئے تو گوام نے ختم نبوت نجہہ باہر کاروانیت مردہ باہر کے لئک ڈکٹ فنون سے ان کا استقبل کیا۔

○ انجوں سیکھی کے فرانش مولانا محمد راشد مدنی مبلغ ختم نبوت نے انجام دیئے۔

○ کافرلش میں مرکزی دھوپالی حکومتوں سے مطالبہ کیا کہ قاریانوں کی بوجتی ہوئی غیر قانونی سرگرمیں اور ارتقاوی مم کو روکا جائے اور علماء نے تنبیہ کی کہ اگر حکومت ہمارے اس مطالبے پر وجہ نہیں دے گی تو پھر ملکی حکومت کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

ختم نبوت کافرلش میں (سندھ)

ر ۱۲۹ کتوبر ۱۹۹۳ بعد غارہ عشاء میں کی جائیں سجدہ میں ختم نبوت کافرلش ہوئی۔ کافرلش کا آغاز تلاوتِ تران پاک اور نتیجہ کام سے کیا گیا۔ اس کے بعد انجوں سیکھی خلیف جامش مسجد میں حضرت مولانا محمد عاصف صاحب نے کافرلش کے افراد دعا صدر میں ختم نبوت کیا۔ عاليٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ محمد راشد مدنی نے کافرلش سے خطاب کیا۔ مولانا مدنی نے اپنے خطاب میں قاریانوں کے لیے علامہ یاں کے لئے ختم نبوت کے وعدہ لیا کہ وہ قاریانوں کا تکمیلی پایہات کریں۔

اس کے ساتھ ہی انہوں نے میٹی میں قاریانوں کی طرف سے کھولے گئے المددی اپنالی پر تباہ کرتے ہوئے کام کر کر مسلمان بھر ملک اور تراپ تراپ کر جان تو دے رہیں گے۔ لیکن نبی کے گھر انہوں نے ہرگز ملک اور ملک کے اس کے قائم مسلمانوں نے کمزے ہو کر وعدہ لیا۔ عاليٰ مجلس تحفظ ختم

و مگر حکومت کو اس کی کاروانیت نوازی ملکی پڑے گی۔ پھر

کے باعث تقرر نہ کر سکے۔ کافرلش شاہین ختم نبوت مولانا اللہ ولیا دھوپالی خلکی دھاوا پر اختیار نہ ہوئی۔

ختم نبوت کافرلش میں آدم

میں سے یہ کافرلش کی تجارتی اور انتظامات کو آخوندی خلک دینے کے لئے چارہ بین ختم نبوت و ختن ختم نبوت میں بھی بچے تھے۔ پھرے شرمنی کافرلش کے خوبصورت اشتہارات اس سے فلک لکھ دیئے گئے تھے اور لاؤ اچکر کے ذریعہ بھی تشریف و اعلان کیا جاتا تھا۔ کارروائی رات عشاء کی تلاٹ کے بعد تقریباً سوا آنچہ بچے شروع ہوئی۔ حافظ محمد زادہ تلاوت کی اور نعم پیش کی۔ اس کے بعد طاہری صاحب نے خطاب کیا۔ عبد الرحمن صاحب اور سیف اللہ صاحب نے مندرجہ میں تھیں کلام پیش کیا۔ مولانا محمد راشد مدنی حادی نے اپنے ملکی مذاہد اور سفید کام پیش کیا۔ مذہبی تھے اور لاؤ اچکر کے بعد اس وقت تک چاریانی ایک بار پھر درست میں آنچے ہیں اور وہ یہ کافرلش کے افراد و مقاصد پر روشنی ذاتی ہوئے کہا کہ اس وقت قاریانی ایک بار پھر درست میں آنچے ہیں اور وہ یہ سمجھ لے گئے ہیں کہ مسلمان سوچکے ہیں۔ لہذا اس سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کو مردہ ہائیں۔ یہاں وہ یہ بھول گئے کہ عاليٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائمین و مبلغین ان کی ہر درست پر تھا، رکھے ہوئے ہیں اور جب تک عاليٰ مجلس کا ایک ارٹی رضا کار بھی نہ ہے تو ہاں پہنچے چواعے گہ مولانا نے قاریانوں کو خطاب کرتے ہوئے کہ تم یہ لاد پر دینکنہ پسحود دو کہ تم پر پاکستان میں قلم ہو رہا ہے۔ ہم تمہارے گھنی ہیں کہ تمہیں پاکستان میں رہنے کا حق دے دیا ہے۔ چھیس مسلمانوں سے ناہل ہوں گے اور مددی مکہ میں دوران طوفان خاہر ہوں گے یعنی میتی اور مددی یہ دو الگ فرضیتیں ہیں لیکن میرزا قاریانی کہا ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں اور وہ ایک ہیں ہوں یعنی مددی و میتی میں ہی ہوں۔

اس پہلی نشست کا انتظام عاصمہ جباری صاحب کی دعا پر ہوا۔

”وسی نشست ۲۸ اکتوبر ۱۹۹۳ کو بعد کی دوسری ایجے حافظ محمد زادہ جباری کی تلاوت اور تقریر سے شروع ہوئی۔ مولانا راشد مدنی اور مولانا حفیظ الرحمن صاحب رملنی نے بھی ایک افراد خطاب کیا اور میرزا قاریانی کی بھروسی پیش کویاں یاں کر کے فریبا کر نبی کی پیش کوئی بھروسی نہیں ہوتی۔ جس کی پیشہیں کوئی بھروسی ہو وہ کبھی نبی نہیں ہو سکتا۔

کافرلش میں سانگھرے کے سندھی فتح خواہ ملکی عالمی اسلامی اردو اور سندھی میں تکمیلیں پیش کیں۔ علامہ احمد میاں تھاںی صوبائی کونویزیٹیویں عالی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان صوبہ شہزادے نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ قاریانوں کو کام دے کر رکھے اور ان کی غیر قانونی سرگرمیوں کو سوسما نہ کے ملاد تحریکیں قاریانیت کی بوجتی ہوئی تبلیغی سرگرمیوں اور ارتقاوی مم کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔ بصورت

مفت شور و خارمت خلق دبلاپین

جائزے پاٹ شغلکی کوئی تکاری تھی نہیں۔ شفاف، کی گارنی صرف المطالبی کے پاس ہے، چچے کال، ڈسپلے کمزور ہم کو پھرپوٹ، سلسلت، طاقت، درجہ، بینانے بھوک پر پھری اپھلے گیس کیلے جیساں دلائلی واقعی نزل بلغم کیروں کے لئے دوں کیلے تیریوں کے لئے دوکیاں پانچ بڑیاں کیلے پنچ قاتھیتیں بھی کے

خصوص امراض بیکے گاں گنجابیں

ہالوں کو لپاڑم گناہ کا کمرے گنجابیں سکوئیں سے بچاتے پیٹھے شلنے کی اگری اعتال کزوہی فوجوں پر چیزیں مولانا نزار پر لاملا مارس کیلے ہاں ایسیں کی جو چوڑا ویزیں اور وہیں کے هفت مشتورة یعنی جو جاتی نافرما کی اکی قیمت اتنا کی کی، فون دکان 680840 680795 فون بیچ 389000

دفتر ڈائریکٹر آپریشن و اس کے دفتر میں قبضہ جاتے ہوئے ہے۔ مقام افسوس ہے کہ ڈائریکٹر آپریشن و اسے اپنے اور فوجی ملک کی بھی طرفت یا آلات کے ذریعہ پاکستان میں تاریخی غرب کی تجسسیں کر سکتے ہو تحریرات پاکستان کی ایکلی کی۔

قابوی ایجاد کاؤنٹوں اور قابوی ایجاد کے گھروں پر نصب ڈش مولانا حفظ الرحمن صاحب مبلغ ختم نبوت نے اپنے خلاب میں مرزا قابوی ایجاد کی پیش گردانیاں کیں ہو کہ پوری دن ہوں گیں انہوں نے قابویت کی ارتقا دوی مسمی کی ختم القابوی نہ ملت کی۔

کاظمی سے آخری خطاب حضرت مولانا اللہ ولیا صاحب فاقح ربوہ، مرکزی رائہنما عالی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کیا۔ انہوں نے حکومت کو متبرہ کیا کہ اگر حکومت قابویت نوازی سے ہار دیں آئی اور قابوی عین اپنے جھوٹے ذہب کی تبلیغ کرتے رہے تو پھر ہم مجہود ہو کر خود میدان میں آگیں گے۔ پھر ملاحت کی انتہا ترمذہ داری حکومت پر ہو گی۔

گورنر بنجاب کا اعتراف حقیقت

فیصل آپری۔ عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطاعت مولوی فتحی محمد نے فرقہ دارت اور مسجدوں میں، بھی دعاکوں میں قابویں کے ملوث ہونے کے بارے میں گورنر بنجاب پورہ عربی نامہ الطاف صیکن کے بیان کا خیر مقدم کرتے ہوئے وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قابویں کی بڑھتی ہوئی اسلام اور ملک دشمن کی جانب آپری جزوی ایف اے اسے مطالبہ کیا ہے کہ وادی قلی قیشی ایریا میں سرکاری جگہ پر قابوی غیر مسلم مسدوں کا تحریر قانونی تحریر کر دے، مکانیں فخر گرانے کی تحقیقات کر لی جائے اور بکل دپانی کا تحریر قانونی کشش خود کرنے پر اس کو ملازمت سے بر طرف کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس داڑھی پر ایک ایک اور قابوی آپری غرض احمد بھی تپڑکا لیا گیا ہے اور ایک سب انجینئر اور بیر سرگرمیوں کے اعلانیہ اسلام دشمن سرگرمیوں پر انتہا قابویت آرائیں کے تحت پاندھی پر محشریں مسلمان کے کوارٹر قبضہ کر دیا تھا اور قابوی نکلی جائے۔ اس وقت سے ملک میں ہدایت گردی اور گزیب کاری کی وارداتوں میں ملوث ہیں۔

قابوی دھمکیاں دینا بند کریں

فیصل آپری۔ عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطاعت مولوی فتحی محمد نے صوبائی وزیر ہاؤس سک اور مقامی ڈائریکٹر جزوی ایف اے اسے مطالبہ کیا ہے کہ وادی قلی قیشی ایریا میں سرکاری جگہ پر قابوی غیر مسلم مسدوں کا تحریر قانونی تحریر کر دے، مکانیں فخر گرانے کی تحقیقات کر لی جائے اور بکل دپانی کا تحریر قانونی کشش خود کرنے پر اس کو ملازمت سے بر طرف کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس داڑھی پر ایک ایک اور قابوی آپری غرض احمد بھی تپڑکا لیا گیا ہے اور ایک سب انجینئر اور بیر سرگرمیوں کے اعلانیہ اسلام دشمن سرگرمیوں پر انتہا قابویت آرائیں کے تحت پاندھی پر محشریں مسلمان کے کوارٹر قبضہ کر دیا تھا اور قابوی نکلی جائے۔ اس وقت سے ملک میں ہدایت گردی اور گزیب کاری کی وارداتوں میں ملوث ہیں۔

دفتر ختم نبوت میں بھلی کامسلہ کے ایسی کے اعلیٰ حکام سے توجہ کی درخواست

کراچی میں بھلی کی لوڈ شیڈنگ اور دیگر مسائل آئے ون کام معمول ہن چکے ہیں، مگر کچھ عرصہ سے دفتر ختم نبوت اس مسئلے کا نہایت سُکنی سے ٹکارا ہو چکا ہے۔ آئے دن دفتر کی بھلی کا انقطاع تاروں کی چوری اور دیگر مسائل کی وجہ سے دفتر کاری کی کام تاثر ہو رہا ہے۔ کے ایسی کے حکام کو بار بار درخواست دینے کے باوجود اس مسئلے کا مستقل بنیادوں پر کوئی حل طلاش نہیں کیا گیا۔ اس سلسلے میں جب اپنے طور پر تحقیقات کی گئیں تو انکشاف ہوا کہ رات گئے کے ایسی کی اپنی گاڑی بھلی کی تاریں کاٹ کر لے جاتی ہے۔ واضح رہے کہ اس زون کا چیف انجینئر خالد جیل قابوی ہے۔ اس سورجtaluk کے پیش نظر بھلی کے تاروں کی چوری بہت سارے رازوں کو آشکار کرتی ہے۔ عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا محمد یوسف الدھیانوی مدظلہ، ناظم اعلیٰ مولانا محمد انور قادری، مفتی میر احمد اخون، مولوی جیل خان، مولانا سعید احمد جالاپوری، رانا محمد انور، مولانا محمد علی صدیقی نے کے ایسی کے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس معاملے کی تحقیقات کرائے اور اس میں ملوث افراد کے خلاف ملکہ جاتی کارروائی کر کے بر طرف کیا جائے ہاکہ اس طرح کے افراد ملکہ کی بدناہی کا باعث نہ بنیں۔

روہ کے ارد گرد قاریانوں کو لارہے ہیں اور رہوہ پھیٹ سے قاریانوں کو تبدیل کرنے میں رکھتے ہیں اگر تو اسے تحریر جس کی بھروسہ نہ سوت کی جاتی ہے۔ مقام افسوس ہے کہ صوبائی وزیر تعلیم قاریانوں کے ہاتھ میں کوئی نوٹس نہیں لیتے اور قاریانوں کی اسلام ملک دشمن شر انگریز سرگرمیوں کی روک تھام نہیں کی جاتی ہے۔

قادیانی افسران اپنی مرضی سے تباہ لے کر اگر صوبہ پنجاب میں تعینات ہو رہے ہیں (مولوی فقیر محمد)

فیصل آباد۔ عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سکریئنی اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ڈی ایس پی کی آئی اسے فیصل آباد حیدر آباد قبیلی فیروز مسلم مرد کا پہلو منصوب کرنے کے اقدام کی شدید نہ سوت کرتے ہوئے صدر پاکستان اور وزیر اعلیٰ ہذاج سے مطالبہ کیا ہے کہ فیصل آباد میں قاریانی فیروز مسلموں کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیاں اداون کرنے کے لئے اس قاریانی ڈی ایس پی کو فوری طور پر فیصل آباد

ذوقِ حُنَّ سے باہر نکالا جائے اور مسلمان پولیس افسران کی طرح اس فیروز مسلم ڈی ایس پی کا ہمیچہ چکوال کیا جائے۔ انہوں نے کماکر مسلمانان فیصل آباد کے مطالبہ پر انسپکٹر جنرل پولیس ہذاج نے ہر اکتوبر ۱۹۹۲ کو قاریانی فیروز مسلم ڈی ایس پی حیدر آباد قبیلی کا چکوال ڈی ایس پی انسپکٹر رہنگ ہذاج اور کروا تھاگر اس قاریانی نے حکومتی پارٹی کے کسی ایم این اے یا الیم پی اے کے قحط سے اپنا چکوال منصوب کرایا ہے جو قابل نہ سوت ہے جبکہ قاریانی افسران اپنی مرضی سے چالے گا کر صوبہ ہذاج میں تعینات ہو رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ ہذاج کوئی نوٹس نہیں لے رہے ہیں۔ ایسا گھوਸ ہو رہا ہے کہ وفاق اور صوبہ ہذاج میں تکمیل حکومت نہ ہونے کے برابر ہے جو قاریانوں کے آگے بہے ہیں۔

کوئی گاروائی نہ کی گئی۔ ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان اللاری وزیر اعظم مسزبے نظر بھنو اور جنریٹن بیٹھل ہالی وے اخراجی واقعی و زارت مواصلات سے مطالبہ کیا ہے کہ مسلم کاؤنٹی روہ کے مسلمانوں کی سوت کے لئے روہ کے نویک ذریعہ دریائے چناب پر اور وہی دریج پر مسلم کاؤنٹی روہ کے سامنے پل سے زیریں راست بیٹھا جائے کیونکہ موجودہ پل کا رہب مسلم کاؤنٹی روہ سے دو ملک دوں قاریانوں کی آبادی روہ پر ختم ہو گکہ وہاں رات کو مسلم کاؤنٹی آتابانا خذرناک ہو گا جبکہ اصل روہ میں کوئی مسلمان گھر نہیں ہے۔ سوائے رکاری ہاؤسک ایکسیم مسلم کاؤنٹی (روہ) پر دریائے چناب کے کنارے واقع ہے میں اب مسلمان آباد ہوئے ہیں اور دریا کے کنارے مسلمانوں کے الگ گھر آباد ہیں۔ تلی گرام میں یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ فوری موقع ملا جھک کیا جائے اور چانج مسجد ختم نبوت مسلم کاؤنٹی روہ میں عالیٰ مجلس کے نمائندہ سے ملاقات کر کے بالائی پل سے چانج مسلم کاؤنٹی روہ پر یعنی راست کے لئے سڑک آتماری جائے مگر مسلمانوں کو آسانی ہو۔

وزارت مالیات کی توجہ کے لئے

فیصل آباد۔ عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سکریئنی اطلاعات مولوی فقیر محمد نے سکریئنی وزارت فراز اور ریاست کمشٹ ایکم تکلیف اسلام آباد سے مطالبہ کیا ہے کہ روہ کے قاریانوں سے پورا پورا ایک تکلیف وصول کرنے کے لئے پہنچوں اگر تکلیف سے بینہ کلار قاریانی مہاجر مدین دیکھ کاریانی ایکاروں کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے اور سیزر صدر ایمن احمدی روہ بیٹھل تکلیف (۰۳۳۲۰۹۸۸۰۸۰۷ - ۰۳۳۲۰۹۸۸۰۸۰۷) سے گوشواروں کا تصیلی آٹھ کریا جائے۔ انہوں نے کماکر قاریانوں نے اپنے مغلی خاطر ایکم تکلیف چیزوں پر بقتہ کر کھاہے مگر وہ اپنے ریکارڈ میں روپیں کرتے رہیں جبکہ چیزوں وغیرے کے قاریانی مازامن چیزوں کے مسلمانوں اور علاحدہ کرام کو باوجود پیشان اور تکلیف کرتے رہے ہیں جن کو فوری طور پر چیزوں سے باہر بچا جائے۔ انہوں نے کماکر صدر ایمن احمدی روہ کا سالانہ بیٹھ تقریباً اس کو روپیے دیتے اور تحریک جدید اور وقف جدید کے الگ بیٹھ جیسے ہیں مگر ہر سال چار پانچ لاکھ روپے کے تریب ایکم تکلیف دیتے ہیں اور بعد میں ریٹن کرایتے ہیں ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ جبکہ ملار پر ۱۹۹۷ء کو کمشٹ ایکم تکلیف آباد سے تحریری صادر کیا تھا کہ ریٹن احمد قاریانی نے اور ان کے گھروں اور اس کے ہم پر جنگ میں ۲۵۰۰ کنال اراضی ۳۶ لاکھ روپے میں خریدی ہے اس کی پڑکل کی جائے کہ ایکم تکلیف اور ایکیا ہے یا نہیں مگر

پر نسل کو تبدیل کیا جائے

فیصل آباد۔ عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سکریئنی اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ ہذاج اور سکریئنی تعلیم ہذاج سے مطالبہ کیا ہے کہ قاریانیت کی تباہ بند کرنے کے لئے گورنمنٹ کریشنل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ چیزوں کے خذرناک قاریانی میلیے پر نسل ظصور الدین ہاہر کو فوری خود پر تبدیل کیا جائے اور اس کا یادی اسائی پر کسی مسلمان کو پر نسل لگایا جائے۔ انہوں نے کماکر چیزوں کے اس انتزاعی آن کا مرسن کا یار قاریانی پر نسل ۱۹۸۸ء سے تعینات چلا آ رہا ہے اور چیزوں میں جسیں تین ترین علاقوں میں قاریانی تھات کے ایک رکن کو سرکاری کالج کا پر نسل دیکھنا ہم برلن غلط ہے۔ ایک غارت میر قارویٰ نے دوسریں اسے اپنے کے وفاقد میں تھامی دو ہی سلطنتوں کا غائزہ چار ہزار متر کیلے آخیر میں بکھرت پر دعا مانگ کرتے بدل و انصاف کا پول ہا کیا۔

حضرت نادر نقی اعظم

جس نے کھو لایا ہوتا ہے لیتے رہا اس سے پوچھ کر خود کو دیکھنے اور ان کے شوہر کو بھجوادیتے۔ بیت الملل سے وظائف کی تفہیم کا مودہ اعلام تھا۔ ان بیت سے بہت کرتے تھے۔ بیت الملل سے وظائف کی تفہیم کے لیے ملکہ و فرمانی کی تقدیم تمام مسلمانوں کے ہم اس میں نکھوائے ہوئے تھے اور سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے قربات داروں کا لحاظ فراہت تھا۔

حضرت عباس کا وحید نادیہ ہزار متر کیلے اور خاتون میں اسے اسی عالمی عدل کا قیام یافتہ فاروق اعظم کا بے مثال نصیط چشم لکھنے دیکھے ہیں کاچھ چاپا۔ ہمیں ملک میں بھیل کیا۔

..... عراق، ایران، روم، ترکیان، مکران اور دیگر بادار گم میں اسی عالمی عدل کا قیام یافتہ فاروق اعظم کا بے مثال کارنامہ۔

..... حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فراہت اور خاتون میں دس سال چھ ماہوں و دن تک امیر رضی اللہ عنہ کے بعد دس سال چھ ماہوں و دن تک امیر الوہبین کے منصب پر فائز رہے اپنے اپنے دور خلافت دس دس ہزار اپنے بیٹے عہد اللہ کا وحید نادیہ ہزار مگر حضرات حسین کا وحید پائی پائی ہزار اور حضرت اسحاق کے رووفہ اقصیٰ میں ۲۲ لاکھ مرلح میل کے وسیع و عریض خط زمین پر اسلامی

فسط: ۱

مراق کا عارضہ اور دوسری بیماریاں

جھوٹے بی (مرزا قادیانیؒ) کی بڑی بیماریاں

لگتے ہیں۔ (شرح اسہاب جلد اول ص ۲۹) بعض مالم اس مرض میں بیٹھا ہو کر تفہیری کا دعویٰ کرنے لگتے ہیں اور اپنے بعض اتفاقات و اتفاقات کو مہرات قرار دیتے ہیں۔ (مکون حکمت جلد ۲ ص ۵۲۴ طبع ۷۳) مالیویا کا کوئی مریض خیال کرتا ہے کہ میں پڑھا ہوں کوئی خیال کرتا ہے کہ میں تفہیر ہوں۔ کوئی سمجھتا ہے کہ میں خدا ہوں۔ (بیاض نور الدین ص ۲۲۸)

اس کتاب کا منادر کرنے والوں پر یہ حقیقت آفتاب نصف النہار کی طرح واضح ہو جائے گی کہ اس فل میں مرائقوں کی جس تدریج علاطمیں یا ان کی جنی ہیں وہ سب کی سب تاریخی صاحب میں پورچہ انتہم موجود تھیں۔

صحیح قاریاں کو اپنے مراق کا اعتراف

مرزا قادی دوسرے بے شمار امراض کے خلاصہ مرض مراق میں بھی جھلاتے ہو جتون اور دیوبانگی کی ایک حرم ہے۔ یہ صحیح ہے کہ انجیاء کرام کو بھی ادراست دین از راه عذرداری اُنگی کی طرف ممکن ہے۔ لیکن نہ تو ان سے بھی اس حرم کی کوئی حرکت سرزد ہوئی جو (معاذ اللہ) اختلال حواس پر دلالت کرتی اور نہ خدا کے کسی فرشتہ نے بھی اس الزام کو صحیح تسلیم کیا۔ یہاں تک کہ خداوند عالم نے کتب و صحف سلوی میں بیش ان افترازوں کی تردید کی۔ اس کے بغایف مرزا قادی دعویٰ نہوت کو خود اپنے مراق اور نے کا اعتراف قبول چاہنچہ لکھتے ہیں کہ۔

۱۔ دیکھو بھری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیش کی تھی ہو اس طرح ذوق میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ صحیح آسمان سے جب اترے گا تو دو زندگانیوں میں سے پہنی ہوں گی۔ سو اس طرح بھوک کو دو بیماریاں ہیں ایک اور کے دھڑکی اور ایک پیچے کے دھڑکی یعنی مراق اور کثرت ہوں۔ (رسالہ شیخزادہ اللاذہن جون ۱۹۶۹ ص ۲)

۲۔ میرا یہ حال ہے کہ ہلا جو دو اس کے کہ دو بیماریوں میں بیش سے بیمار رہتا ہو۔ تاہم اتنی کل کی مخصوصیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات کو بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں ملائکہ نہادہ چاگئے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے۔

(کتاب ملکور انلی یعنی بحودہ اتوال مرزا صاحب مرچہ مخمر انلی مرزا (ص ۲۲۸)) اور لکھا کر مجھے مراق کی بیماری ہے۔ باقی ص ۲۷۴ پر

اسی طرح مراق کی تمام باتیں بے روپا ہوتی ہیں۔ چنانچہ فلی احمد حسین میرزا (فیروز آبادی) نے اخبار پر تقاریب میں لکھا کہ قاضی عبد العزیز تھا نیز اسی نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ میں ظیف و وقت ہوں۔ جب میں نے اس شخص کا یہ خصوصی و دیکھا تو ہم کہاں دیا کہ ایسے مراق اور کثود طبع آدمی کی بے روپا اور بے سروبا ہاتھ کا کیا نہیں لیا جائے۔ (تقریب ۲۶ نومبر ۱۹۷۶ ص ۲)

مراقی آدمی طبع طبع کے ایسے خیالات کرتا ہے جس کی واقعات تردید کر دیتے ہیں۔

(رجیح آف ریلیجنز مگی ۷۷ ص ۱۸۲)

بھی قبض بھی دست آتے ہیں۔

(بیاض نور الدین حصہ اول ص ۲۲۸)

اکثر بے خوابی کی شکایت رہتی ہے۔ ہضم اچھا نہیں ہو مکہ تھے کامگان رہتا ہے۔ بھی ہاتھ پاؤں بلجے ہیں۔ بھی بھٹکتے۔ مرض کے بیان کرنے میں بھی نہیں کر سکے ہر وقت سوچ میں رہتا ہے۔ کر سے شانوں تک دو دوسروں کو تک شانوں میں آوازیں آتی ہیں۔ جس بیماری کا بھی کہیں تذکرہ ہو جسٹہ بہال الحتابے کہ یہ بھوک ہے (ایضاً) مالیویا مطراوی کا مریض غصب تاک د بد حواس، جیمان و پریشان بد علم کو اسی ہوتا ہے اور زیادہ بیدار رہا کرتا ہے۔

((مکون حکمت جلد ۲ ص ۵۲۴ طبع ۷۳))

مراقی تھماں پسند ہوتا ہے۔ (شرح اسہاب جلد اول ص ۲۰)

مراق کا ذی علم مریض وحی و الہام کا دعویٰ کرتا ہے

بعض مرائقوں کی علامت یہ ہے کہ اگر وہ نہم خال اور صاحب علم آدمی ہوں تو نہوت خدا اُن فریب والی بادشاہت یا اس حرم کا کوئی اور تعلیٰ آئیزد ہوئی کرتے ہیں۔ چنانچہ حیثیم عظیم خال کتاب "اکسر عظیم" میں لکھتے ہیں۔

"اگر مریض دلنش مدد بودہ باشد تو اسے تفہیری و کرامات کند و خن از خدا اُن فریب والی بادشاہت کند۔ (اکسر عظیم مطبوعہ تو لکھور جلد اول ص ۱۸۸) (اگر مراق کا مریض ذی علم آدمی ہو تو تفہیری اور کرامات کا دعویٰ کرتا ہے اور خدا اُن فریب کرتا ہے۔ اور لوگوں کو اپنی تفہیری کی دعوت دیتا ہے۔) مریض اپنے آپ کو فریب و ان سمجھتا ہے بسا لوگوں کا تھہ ہوتے و اسے اتفاقات کی تکلیف از وقت الملاعہ دیتا ہے۔ بعض مریض اپنے تینی فرشت اور بعض خدا کئے

یہ امر مسلم ہے کہ انجیاء کرام کے رو طالی و جسمانی قوی باتیں بے روپ اور غیر انجیاء کے قوی سے ممتاز و برتر ہوتے تھے۔ عارضی طور پر بعض معمولی رنجور بیان مثلاً بخار اور دود سر و نیزہ اور غیرہ اور غیرہ ایک عجیب لیکن یہ بھی نہ ہوا کہ کسی نبی کو کوئی بیماری سایہ کی طرح یہی ساختہ ہی بھی رہی ہو۔ اور تقاریب صاحب میں بیماریوں کی طرح اس نے ترجمہ پہچاں کری چکا چوڑا ہو۔ تقاریب صاحب مدینی بیوت بیماریوں کا مہبس اور رنجور بیان کا تجزیہ و معدن تھے۔ ان کی اکیلی ذات میں بیماریاں اسی کثرت و تنوع کے ساتھ جمع ہو گئی جیسی کہ پورے بیانوں میں بھی مجتمعنا کہیں نہ پائی جائیں گی۔ ان کی بے شمار بیماریوں میں سب سے زیادہ قاتل ذکر ان کا مرض مراق ہے جو روح اُنگی کی ایک حرم ہے۔ یہ ایک ایسا مرض ہے کہ جس کا کسی نبی با ولی میں پایا جانا ناممکن ہے۔ یہی وہ مرض ہے جس کی بدولت حضرت "مکی مودود" اپنے قوایے ذہبی کو بیٹھتے ہے۔ معلوم ہوا کہ مراق مالیویا کی ایک حرم ہے اور مالیویا ایک دماغی مرض ہے۔ ہو انسان کو خورد تدریج اور ملکر صحیح سے باز رکھتا ہے اس میں "موما" ایسی باتیں سوچتی ہیں جو سراسر عقل کے خلاف ہوتی ہیں۔ (بیزان الطیب ص ۲۲۳)

"غدشت اسی" حکیم نور الدین لکھتے ہیں :

"مالیویا جتون (رجیح اُنگی) کا ایک شعبہ ہے اور مراق مالیویا کی ایک شاخ ہے۔"

(بیاض نور الدین حصہ اول ص ۲۰)

مراق کے متعلق بہب کی مشورہ کتاب شرح اسہاب میں لکھا ہے۔

نوع من العالی بخوبی باسمی العرفی۔ (شرح اسہاب جلد اول ص ۲۰)

مراق مالیویا کی ایک حرم ہے جسے مراق مالیویا کہتے ہیں۔ مراق کی باتیں ادھم کا جھوہ اوتی ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں۔

"گریب بات تو جھوہ منہوہ ہے اور یا کسی مراقی مورت کا وہنم" (کتاب البریہ ص ۲۲۹)

ڈاکٹر شاہ نواز خاں میرزا (اسٹینٹ سرجن) نے تقاریب کے رسالہ ریبوی آف ریلیجنز میں لکھا ہے کہ مرض مراق میں مریض کو اپنے چند باتیں قابو نہیں رہتے۔

(رجیح آف ریلیجنز اسٹینٹ ص ۱۹۶)

تو فرمادیں اس نے ہوئی کہ میرے کپڑے میلے ہو گئے تھے۔ ان کو میں نے دھووا اور ہب وہ نکل ہوئے تو پس کر تھاں پس آیا ہوں کچھ نکل دوسرا کوئی پکڑا نہ تھا۔ مل نہیں میں بدل و انساف لور بہت اختیالا فرماتے۔ جب کیس سے مل نہیں آتا تو اپنا حصہ بھی سب کے برابر رکھتے۔ ایک مرتبہ کچھ مٹک کیا۔ آپ نے فرمایا کہ کوئی ہورت توں دینی تو میں اس کو تقسیم کروں۔ آپ کی طبقہ محمد حضرت عائشہؓ نے عرض کیا حضرت میں توں دینی ہوں۔ آپ نے فرمایا میں یہ مٹک تھاں پس آتھے گے کارہ

ہاتھ تم اپنی گردن میں لکھ گئی اور اس طرح دوسرے مسلمانوں سے زیادہ حصہ میں آئے گا۔ آپ نے آخری وقت میں اپنے بیٹے حضرت عبداللہؓ سے فرمایا بیت المال کے اسی (۸۰) درہم بھجو پر قرض ہے۔ میرے بانی غیرہ فروخت کر کے یہ رقم بیت المال میں واپس کر دیا۔ فرمایا اسے عبداللہ میرے سامنے اس کی مفہومت دو چنانچہ وہ شاکن بن گئے اور آپ کے دل میں سے پہلے انہوں نے چند انصاف کو اس محلہ پر گاؤں بھایا اور ایک ہنڈے کے اندر اندر پوچھ رہی رقم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔

اتھام صلوٰۃ کے بارے میں بہت سخت فرماتے تھے۔ آپ نماز ہاتھاوت کا بہت اہتمام فرماتے تھے۔ تمام صوبوں کے حکام کو ایک فرمان جاری کیا گیا تھا کہ تھاں دیواری کا سب سے بڑا ثبوت نماز کا قائم کرنا ہے جو نماز قائم کرے گا۔ میں سمجھوں گدھ دھ حکومت کا حکام بھی زندگانی اور دوست داری سے سراج ہدم دے گا۔ نماز میں شکون و خصوص اور توجہ الی اللہ کی بڑی تکمیل کرے، جس وقت زخمی ہوئے ہم کی نماز کا وقت تھا۔ کسی نے کہا امیر المؤمنین (علیہ السلام) آج ہم کی نماز تھا جو ایسی ہے۔ بے اوش تھے مگر آج کو کھول دی اور فرمایا تھے جلدی نماز پڑھاؤ، جس کی نماز ہاتھی ری اس کا کچھ حصہ اسلام میں نہیں۔ نماز تھہ میں بڑی رسمت تھی، بھی نہ پھر ہوئے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی تھہ کی نماز کے لئے جاتے تھے۔

اپنی رعایا کے ملاٹ سے باخبر رہنے کے لئے راتیں کو اٹھ کر گھٹ کی کرتے تھے۔ جن موڑوں کے شور ہراہوئے، خود ان کے مکاٹوں پر جا کر دروازے پر گھٹے ہو کر حمام کرتے اور فرماتے اگر بڑا در سے کچھ فریاد نہ تو میں فریاد کر لاؤں گے۔ مجہدین کے خطوط آتے تو خود جا کر ان کے گھروں میں پہنچاتے اور ہر مجہد کے مل سے فرماتے تھا اشوہر اللہ کا حکام کردا ہے اور تم رسول خدا (علیہ السلام) کے شفیعین ہو۔ یہ بھی فرماتے اگر تھمارے گھر میں خدا پڑھنے والا کوئی نہ ہو تو تم دروازے کے قریب آجائے۔ میں پڑھ کر سناؤں گا اور قلال دن ڈاک جائے گی، تم خدا کھوار کھانیں بھیج گوں گا۔ اس کے بعد خود قلم دروازات کاٹنے کر جو ایک کے پاس جاتے

تحریر نلام یا سین رائی اگر کناؤنی انوی

خلیفہ عائشہؓ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ علی علیہ کی حقیقی کے مطابق قرآن کریم کی ۲۷ آیات حضرت عمر فاروقؓ کی رائے کرائی کے مطابق نہیں۔ آپؓ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ حضور ﷺ نے آپؓ کو اللہ تعالیٰ سے گویا ہے آپؓ کے مدد خلافت میں پایہ تھجیل کو مدد کر رہا ہے۔ جلیل کو پہنچیں۔ اعلیٰ بیان میں آپؓ کے نظائر میں شاہزادہ احمد رضا رہنے ہوئے ہیں، جن میں سے کچھ ہے۔

دی تو اس وقت فاروق علیم کی مردی ہر سب تھی اور اس وقت حضرت عمر کا شمار اسلام کے خالقین میں ہوا تھا۔ آپؓ کی بس اور ہنرنی مسلمان ہو گئے تو آپؓ نے ان پر بے انتہا شکوہ کیا ہے۔ جب دیکھا کہ وہ ہر کو اخلاق بھی اسلام پر قائم ہیں تو آپؓ کے دل پر اس کا بہت اڑ ہوا۔ بس نے صاف سلف کا کارہ عمر ہو چاہو کو اس پر دو شنی ہمارے دلوں سے ہرگز نہیں لکھ سکی۔ اور حضرت ﷺ کی دعا کے پورا ہوئے کا وقت آپ کا تھا۔ مجبور ہو کر بس سے پوچھا گئے تھے، وہ بھی سنا۔ انہوں نے پہلے مگر کو قتل کر لیا پاک کپڑے پہنائے اور پھر قرآن پڑھا۔ اللہ رب العزت کا فضیح و لیمح کام ان کے دل میں اتر گیا۔ دل انداز میں حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضری کے

۵۔ میرے آہانوں پر دو دو زیر جراحت اور میکائل اور زمین پر دو دو زیر الجبرکار اور مفریں۔ ۶۔ آنحضرت ﷺ کے لئے فرمایا ہے کہ اب کو اور عزؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر جا رہے تھے فرمایا ہم تھوڑی قیامت کے روز اسی طرح اٹھی گئے۔ آپؓ کے مدد خلافت کے کارناء کے ناہری اور پاٹنی کملات کا اگر ابھی بھی ذکر کیا جائے تو ایک خلیفہ کا بہن جائے گا۔

عمل و انساف اور مکمل انتظامات و لفظات پر نظر والی چائے اسی عرصہ دیکھا تھا۔ مجبور ہو کر بس نے آپؓ کو آئی دیکھا تھا اسے مگر اگر تیک ارادے سے آئے تو تمہاروں اس توہارتے آپؓ کا راقم کروں گے۔ حضرت فاروق علیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر جھکا لیا۔ آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ آپؓ کے اعلام لائے سے گل مسلمان پہنچ پہنچ کر نماز ادا کر تھے۔ حضرت عزؓ کی تواریخ اس توہارتے آپؓ کے دروازے میں کھڑے ہو گئے اور مسلمانوں نے پہلی مرتبہ بیت اللہ میں نماز ہاتھاوت ادا کی۔

آپؓ ﷺ نے اس موقع پر آپؓ کو فاروق کا قلب عطا فرمایا۔ پوچھیا تھا آرٹلڈا اپنی کتاب جس کا اور رو رہ جس "دھرم اسلام" ہے میں رتفع از ہے۔

حضرت عزؓ کا اسلام لانا ایک ایسا واقعہ ہے جس نے امارت اسلام کا رغبہ ہی بدلتا۔ اب مسلمان اس قابل ہو گئے کہ وہ زیادہ جرات سے کام لے سکتے۔ آپؓ سات سال کم کرہ اور دس سال مدد منورہ میں ہر وقت آنحضرت ﷺ کے قلم دروازات کی جانب تھا۔ وہ بھی کسی مولے اور کمرورے پر ہے۔ جب وہ پہنچ جاتے تو ان میں پوند لگاتے تھے۔ ایک روز خلاف معمول نماز دی رنگ گھر میں رہے۔ باہر تشریف لائے

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want: Your money should be spent on making Muslims into Apostates?

Certainly your answer will be: No.

But you are! Unintentionally, unknowingly.

How: In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.

Do you know: A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.

What work this Centre does: It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.

Alas: Your money is used against your very Deen and you are unaware.

Realise: You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

Q'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

ہمہ

لفیں، خوبصورت اور خوشمندی زان چینی [پورسلین] کے
اعلیٰ فن کے برتن بناتے ہیں۔

آج کے دور میں ہر گھر کی ضرورت



استعمال میں اعلیٰ — چلنے میں دیر پا

دوا آجھائی سرامک انڈسٹریز لمبید

۲۹۱۳۳۹ — فون نمبر ۴۵٪

اس میں بجہہ تھاوت کی نیت کلی تو بجہہ ادا ہو جائے گا۔ میں رکوئی میں نیت کرنا ضروری ہو گا اور اگر کوئی میں نیت نہیں کی تو بجہہ میں چاہنے سے بجہہ تھاوت ادا ہو جائے گا۔ خواہ نیت کرے یا نہ کرے۔ اس لئے امام کو چاہئے کہ رکوئی میں بجہہ تھاوت کی نیت نہ کرے بلکہ بجہہ میں نیت کرے۔ افضل اور بخوبی ہے (قصوس الملاز بالذات میں) کہ آئت بجہہ کے بعد مستقل بجہہ فوڑا کے بعد میں قرات کی تخلیٰ کرے اگر متقنیوں کو تشویش نہ ہو۔

درستار میں قتبیہ سے فعل کیا ہے کہ اگر امام نے (جری نماز میں) آئت بجہہ کی تھاوت کے بعد رکوئ کر لیا اور اس میں بجہہ تھاوت کی نیت کلی (اور متقنیوں نے نیت نہیں کی) تو متقنیوں کا بجہہ تھاوت ادا نہیں ہوا ان کو چاہئے کہ امام کے سلام پھیلنے پر بجہہ تھاوت کر کے دوبارہ قدهہ کریں اور پھر سلام پھیلیں اور اگر بجہہ کر کے دوبارہ قدهہ نہیں کیا تو ان کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ و اللہ اعلم۔

جھوٹے نبی کی بھاریاں

(اربع آف ریلیجنسز ہٹ اپیل ۱۸۵۵ء ص ۲۵)

ای طرح ایک مرزا میضون ناگر لے تھا کہ مرزا کا برض غیرت (مرزا) صاحب میں موہوئی نہ تھا بلکہ پا غاری اڑاؤں کے مقام پیدا ہوا اور اس کا باعث نہ رانی نہ تھا تھکرات، تم کو رسہ ہضم تھا جس کا تینجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا انکسار مرزا اور دیگر ضعف کی عادات مٹھا دو ران سرکے ذریعہ ہو آتا تھا۔

(ایسا) پات اگست ۱۸۲۹ء ص ۶۰

حضرت (مرزا) صاحب نے اپنی بیٹیں کہیوں میں تھاں کے بھوک مرزا ہے۔ (ایسا)

مرزا یوں کے عذر رہائے لگ

جب مرزا یوں سے کہا جاتا ہے کہ تم مرزا نی کے بھوک ہو تو کہا کر کتے ہیں کہ مرزا صاحب نے بے فرشی میں اپنے آپ کو مرزا لگھو دا ہے ان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ مرزا دی اگلی کی ایک حرم ہے۔ اس کا بواب یہ ہے کہ مرزا صاحب مثنوی اللہ علیہ بھی تھے اور مرزا اور ماں یوں کو اچھی طرح بانٹے پہنچتے تھے۔

چنانچہ خود مرزا صاحب نے کتاب البری میں تھا کہ میں نے فن طبیعت کی پندر کہیں اپنے والدست ہو ایک نیات ملائی طریق تھے پر میں۔ (کتاب البری ص ۱۵۰)

اوہ نکتے ہیں کہ میں نے فہر کی کہیں پر میں ہیں اور ان کہیوں کو یہ دیکھا رہا ہوں۔

(بریت سیکو ڈاکٹر مرزا احمد اور احمد عاصی)

(جاری ہے)



رضایا الفضا

سوال ۱ : نماز میں مسنون قرات کی مقدار

سوال ۲ : نماز باہمتوں میں قرات کا سچ و مسنون طریق ہے؟

جواب : بروار تحریم طوال مفصل (سورۃ قاتم سے بروں تک) عصر و عشاء میں اسلام مفصل (بوقات سے لم تکن تک) اور مغرب میں اشعار مفصل (لم تکن سے آخر تک) مسنون ہیں، نیت کی بھی رعایت کی جائے اور ضغطہ کی بھی۔

سوال ۲ : نماز کی ایک کتاب میں تھا ہے کہ اگر نماز میں بجہہ کی آئت پڑے گی اور اس کے بعد فرما دیا و تو تم آئیں پڑھنے کے بعد رکوئ کریں اور رکوئ میں بھکت و قت بجہہ تھاوت کی نیت کلی تو بجہہ ادا ہو جائے گا (شاعر)۔

بجہہ تھاوت کی آئت کے بعد نماز کا بجہہ کیا جائے؟ (جنی رکوئ اور قومہ کے بعد بجہہ کرے) تو اس نماز کے بجہہ میں بجہہ تھاوت ادا ہو جائے گا (اور خاتما)۔ اب آپ اڑاوضاحت فرمادیں کہ۔

(۱) ایسا کس موقع پر کیا جائے۔

(۲) کیا یہ علم جماعت میں صرف امام کے لئے ہے یا متقنیوں کے لئے بھی کیونکہ متقنیوں کو آپ نے میں کہ اک امام نے بجہہ والی آئت پڑے گی اور کب بجہہ کی نیت کلی اور بجہہ ادا ہو گی۔

(۳) کیا امام کے بجہہ کی آئت پڑھنے اور نیت بجہہ کرنے سے متقنیوں کا بجہہ بھی ادا ہو جائے گا۔

(۴) نہ کوہہ بالا شروع والے مسئلہ کی روشنی میں دیکھا جائے کہ امام نے کبی سورۃ پڑھی اور اس لبی سورۃ کے درمیان میں بجہہ والی آئت آئی تو کیا تاب بھی کبی مسئلہ رہے گا جیسا کہ شروع میں تھا ہے کہ اگر نماز میں بجہہ کی آئت پڑے گی اور اس کے فوڑا بدیا دو تو تم آئت پڑھنے کے بعد رکوئ میں بھکت و قت نیت کر لے۔ متفہد یہ کہ نہ تو بجہہ کی آئت کے فوڑا بدیا اور دو تو تم آئیں پڑھنے کے بعد بلکہ بجہہ والی آئت کے بعد بھی اور آگے لمبا پڑھا جائے پھر کیا یہی مسئلہ ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو نماز تراویح میں ایسا گیوں نہیں کیا جائے اگر بجہہ کی نیت کلی بجہہ ہو گی؟

جواب : اگر آئت بجہہ کے فوڑا بدیا کریں اور اس کا

سوال ۱ : انسان کے دل میں ہو ائچے خیالات آتے ہیں کہ نماز چھوڑ کر دفعہ کو، یا کب کام کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کر دے۔ بعثت ماحصل کرنے کے لئے تھی ملہلات کر دے کیا اس طرح ہو خیالات دل میں آتے ہیں اور پھر عمل بھی کرتے ہیں کیا یہ خیال ہم طوف سپتے ہیں جو ساکھ انسان کو سپتے کافی بھی ہے بلکہ کوہہ خیالات اپنے ہمارے دل میں فرشتہ ڈال دیتا ہے؟

جواب : کچھ خیالات آدمی خود سوچتا ہے۔ اور پھر نیز قریبی طور پر آتے ہیں۔ پھر نیز قریبی اگر ائچے ہیں تو فرشتہ ڈال دیتا ہے اور برے ہوں تو شیطان ڈالتا ہے۔

سوال ۲ : حضرت ابو گرگ صدیق کا قول ہے کہ قدم راضی رہنا جتنے کے برادر ہے۔ کس طرح انسان قدم پر راضی رہے، رہے طریقہ تھاںیں؟

جواب : میں نے حضرت صدیق اکبر کا یہ ارشاد دیا تھا میں کہیں پڑھاو، آپ نے کہاں پڑھاے؟ رضا، عطا کے صولہ کے لئے چند اصول دل میں جاتے ہیں۔

۱۔ جو کچھ ہوتا ہے اس قابلی کی مشیت اور الوے سے ہوتا ہے۔

۲۔ جس کام کو کرنے کا وہ مالک فیصلہ کرے، ساری حقوق میں کبھی اس کو نہیں روک سکتے۔

۳۔ حق و جم کو کہم چوں ان کی طرف سے ہمارے ساتھ ہو جائے۔ مخالف بھی ہو رہا ہے اور ہمارے حق میں خیری خیر ہے۔

۴۔ پھر کہ حق تعالیٰ کم بحقیقی ہیں۔ بخوبی کی برداشت اکاری ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ حکم مطلق بھی ہیں، ان کا فلی محنت سے خال نہیں۔

۶۔ مظاہن تکمیل رائج ہو جائیں تو انشاء اللہ رضا بالفضا کی یہیں میں قدم رکھنا۔ اس انہیں بھائے گا۔

سوال ۳ : کہو تو لوگوں کے دل دیکھا کی محبت میں کرنا رہجے ہیں۔ حد ادنیٰ تھاوت، فخر خیالات دل میں بند جائیے ہیں۔ کیا اس طرح ہوں انسان پختا ہے، ہاطی و جمادات کی ہاتھ یا شیطان کر قرار کوتا ہے؟

جواب : نہ اسی وجہ سے ہیں۔ شیطان کر دو تو میں کر گرا کر کرے ہیں۔

عاليٰ مجلس تحقیق فتح بحث کے مرکزی "دارالبلین" کے زیرِ انتظام

پندرہ روزہ سالانہ "رد قادریانیت کورس"

۱۵ دسمبر ۲۰۰۷ء تا ۳۰ نومبر ۲۰۰۸ء
تمام درسیں مذکوٰی تالیں تحقیق فتح بحث ملکی مدنی آکادمی ملک

- عاليٰ مجلس کی مجلس عموی نے اس سال فیصلہ کیا کہ سالانہ "رد قادریانیت کورس" صدیق آباد (ربوہ) میں ہوگا۔
- اس کورس میں ممتاز علماء، کرام، مناظرِ اسلام اکابر حضرات پچھر دیں گے۔
- اس کورس میں شریک حضرات کو رہائش، خوراک، کامی پنسل کے علاوہ عاليٰ مجلس کی سب کامنیجیتیں اور ذریعہ مدد و پیغام فتح بحث دیا جائے گے۔
- کورس میں شرکت کے لئے علماء، خطباء، دینی مدارس کے سال چمارم سے اوپر کے طباء، اندر میڑک یا اس سے اوپر کے اسکولوں و ہالبوں کے اسٹوڈنٹس، سرکاری و غیر سرکاری ملازمین اور جدید تعلیم یافتہ حضرات درخواستیں بھواںکے ہیں۔
- ہر روز چار وقت کا سیس لگیں گی۔ ۱۔ صبح کی نماز کے بعد ایک حصہ۔ ۲۔ آٹھ بجے سے سازھے گارہ بجے دن۔ ۳۔ بعد از ظهر تا عصر۔ ۴۔ مغرب یا اعشاء کے بعد دو حصے (کوہا ہر روز نو سے دس حصہ تک تعلیم ہوگی)۔ جسمانی درزش و تعلیم دفعہ صرف تا مغرب علاوہ ازس ہوگی۔
- اس کورس میں شریک ہونے والے حضرات کو دلائل و برائیں سے پندرہ روز میں اتنا مسلح کرونا جائے گا کہ وہ چلنے پڑتے تحقیق فتح بحث کا ذریعہ ملیخ و مجدد ثابت ہوں گے۔
- عاليٰ مجلس کے اس تاریخ ساز فیصلہ پر عملدرآمد کرنا ہر مسلمان، تمام مقامی جماعتیں، مبلغین حضرات و ارکین شوریٰ و ارکین مجلس عموی کا فرض اولین ہے۔
- دینی مدارس کے معمتم حضرات و شیوخ حدیث سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس موسم میں عاليٰ مجلس کی سرپرستی فرمائیں۔
- تمام رفقاء آج سے محنت شروع کریں۔ رفقاء کو اس نیمت موقع سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے تیار کریں۔ ان کی فرشتیں بنائیں اور سلاہ کا لئے جملہ کوائف کے ساتھ ان کی درخواستیں ذیل کے پڑ پتکن بھوائیں۔
- موسم کے مطابق بستر ہر لوازمی ہے۔

قوالی ۱۔ حضرت امام جانشند عربی امرکزی ہائی عالی مجلس تحقیق فتح بحث
مرکزی دفتر، حضوری بیانی روایاتکار ایجاد کرنے۔ قوانین نسبت میں